THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, Aug 03, 2012
(84th Session)
Volume VIII, No. 06
(Nos. 01-06)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran …………….……..	1
2.	Leave of Absence…………………………………	1-2
3.	Point of Order Law and Order Situation in Karachi………………………………………………	3-8
4.	Statement of Interior Minister on Balochistan Law Situation………………………………………	8-69

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume –VIII **SP. VIII (06)/2012**
No. 06 **15**

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, August 03, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past two in the evening with Mr. Acting Chairman (Mr. Sabir Ali Baloch) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ
مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلادوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(سورۃ الصّف، آیت: 10تا 12)

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب ظہیر الدین بابر اعوان ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ یکم اور دو اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان

سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب صلاح الدین ڈوگر نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ تیس جولائی تا تین اگست ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب عدنان خان ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ یکم اور دو اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب افراسیاب خٹک نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر تیس جولائی تا تین اگست ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: حاجی محمد عدیل ناسازی طبعیت کی بنا پر مورخہ یکم اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: پروفیسر ساجد میر نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب محمد یوسف نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ تین اگست کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈار صاحب ابھی Minister *Sahib* will continue

اگر کسی نے کوئی سوال پوچھنا ہو تو وہ جواب دیں گے کیونکہ ابھی after ten to fifteen minutes وہ اپنے کاغذات ٹھیک کر رہے ہیں۔ زاہد صاحب! کسی کا کوئی point of order ہو تو بھی بتا دیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد حزب اختلاف): جب تک وہ اپنے کاغذات ٹھیک کر رہے ہیں تو ہم کوئی اور بات کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈار صاحب! وہ اپنی چیزوں اور کاغذات کو in order کر رہے ہیں۔ جی مشہدی صاحب۔

Point of Order

Law and Order Situation in Karachi

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much sir. I am very grateful that an opportunity has been granted especially when the honourable Interior Minister is here. When he hears something and when he wants to do something, something is always done.

جناب! میں جس situation کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں، وہ کراچی میں بھتہ خوری اور kidnapping for ransom کے واقعات ہیں۔ وہاں mafia اپنی جگہ پر flourish کر رہے ہیں، criminal gangs اپنی جگہ flourish کر رہے ہیں۔ آئی جی نے کل اپنی statement میں کہا کہ ہم نے جب operation کیا تو وہاں sophisticated weapons استعمال ہوئے، ایسے ہتھیار جو میدانِ جنگ میں استعمال کیے جاتے ہیں، مطلب more and higher than automatic weapons, rocket launchers and things of that description, bombs, hand grenades استعمال ہوتے ہیں۔ وہ تو سب کچھ واضح ہے، ہر چیز ٹی وی پر بھی آ رہی ہے کہ کہاں سے پولیس پر فائرنگ ہوتی ہے۔ کن علاقوں میں زیادہ چوری، ڈکیتی، car theft کے واقعات ہو رہے ہیں۔ ٹھیک ہے criminalization مہنگائی کی وجہ سے بھی ہو گئی ہے، criminal gangs بھی ہیں، طالبانائزیشن بھی ہے جیسا کہ الطاف حسین بھائی جیسے پاکستان کے آگے سوچنے والے اور visionary leader نے دو سال پہلے کہا تھا، fundamentalists ادھر پہنچ گئے ہیں اور ٹارگٹ کلنگ کو بیچ میں ڈال دیا ہے۔ اگر چھ لاشیں آپ کراچی میں دیکھیں تو تین ایک particular sect کی

ہوں گی۔ اس طرح ٹارگٹ کلنگ کو بھی اسی کے اندر رنگ دے دیا گیا ہے۔ Gang warfare کی killings بھی اسی میں آگئی ہیں مگر سب سے خراب situation بھتہ خوری کی وجہ سے ہے۔ ہمارا کاروبار بند ہورہا ہے، trade بند ہورہا ہے، ہماری انڈسٹری بند ہورہی ہے، ہمارا finance باہر جارہا ہے، لوگ دوسرے ملکوں میں جا کر اب business کررہے ہیں۔

اگر کراچی کی حالت اسی طرح بگڑتی رہی اور کراچی بند ہوگیا، کراچی کی انڈسٹری بند ہوگئی، کراچی کا trade بند ہوگیا تو بہت بڑا نقصان ہوگا۔ 70% of Pakistan's revenue کراچی دیتا ہے، کراچی میں پاکستان کی تمام خوبصورت قومیں رہتی ہیں، بستی ہیں، وہ وہاں پر flourish کرتی ہیں، وہاں اپنی روزی کماتی ہیں۔ لہٰذا، یہ پاکستان کا معاملہ ہے اور ایک ایسا معاملہ ہے جس پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ کراچی 70 یا 80 لاکھ لوگوں کے لیے بنا تھا۔ ہمارا infrastructure ہماری سڑکیں، ہمارا پانی، ہماری بجلی، ہماری jobs generation اور ہماری فیکٹریاں صرف 70 یا 80 لاکھ لوگوں کے لیے ہیں مگر وہاں ہم اڑھائی کروڑ کے قریب لوگوں کو host کرتے ہیں۔ نہ حکومت نے ہمیں کوئی special funds دیے ہیں، نہ کراچی کے infrastructure کو improve کرنے کے لیے کوئی mega projects دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے it is not the responsibility of Rehman Malik, I know, but he is an active person, he is a person who loves this nation, he is a person who tries to get things done and it is a matter of getting things done in Karachi. A criminal should be treated as a criminal. Criminal is a criminal and murderer is a murderer. He should be treated like a murderer. Terrorist is a terrorist, he should be treated like a terrorist.

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کس جماعت سے تعلق رکھتا ہے، کون سے رنگ کا ہے، کون سی نسل کا ہے، کون سے sect کا ہے۔ These are all immaterial things. Treat the criminals like criminals. کوئی بھی کھڑا ہو کر مجھے بتا دے کہ Home Minister of Sindh کون ہے اور آخری تین چار مہینوں سے کون ہے تو میں مان جاؤں گا۔ پتا ہی نہیں ہے۔ جب آپ کے پاس chain of command ہی نہ ہو، جب آپ کے پاس concentration of force نہ ہو،

جب آپ کے پاس maintenance of aim نہ ہو، جب آپ کسی چیز پر concentration of effort نہ کریں تو اس مسئلے کو کیسے حل کریں گے۔ مجھے نہیں سمجھ آتی۔

It is not a political situation.

سیاسی جماعتیں اتنا ہی کر سکتی ہیں جتنا ان کی بساط میں ہے۔ سیاسی جماعتیں اپنا role play کریں گی۔ متحدہ قومی موومنٹ بھی اپنا role پوری طرح play کرتی ہے اور کراچی کے عوام کو سمجھانے کی کوشش کرتی ہے۔ الطاف حسین بھائی کا امن اور بھائی چارے کا پیغام ہم ہر جگہ پہنچاتے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کو تو politicize کیا گیا ہے، یہ جو polarization ہے اصل میں یہ criminals کی وجہ سے ہے۔ جب تک آپ criminals کو وہاں سے نہیں نکالیں گے اور criminalization of the city کو ختم نہیں کریں گے، criminals کو treat as criminals نہیں کریں گے، تب تک معاملہ ٹھیک نہیں ہوگا irrespective of کہ کون سی جماعت ان کو patronage دے رہی ہے، irrespective of کون سے influential لوگ ان کو patronage دے رہے ہیں، irrespective of کہ کتنا پیسا وہ پولیس کو دے رہیں۔ پولیس کی postings بڑی lucrative ہو گئی ہیں، کیونکہ یہ جو mafia ہیں land mafia, arms mafia and drugs mafia ان کی رشوت بھی بہت high level کی ہوتی ہے تو naturally our law enforcement agencies succumb to that pressure of easy money. اس وقت ہمیں وہاں پولیس کو depoliticize کرنا چاہیے۔ Communal policing وہاں لانی چاہیے۔ اس کے بعد ایسے steps لیے جائیں کہ where at least the criminals are treated as criminals. There has to be a distinct difference between law breakers and law enforcers. وہ فرق کراچی میں نظر نہیں آتا۔ Law enforcers must enforce the law. Law and order must be maintained at all costs. Karachi must be saved. If Karachi crumbles, Pakistan will crumble. لہٰذا، آپ کراچی کو پوری توجہ دیں اور وفاقی حکومت کراچی کے لیے special funds release کرے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ بہت بہت۔ جی غفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: شکریہ جناب چیئرمین۔ گزارش یہ ہے کہ نیٹو سپلائی کے حوالے سے یہاں پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد پاس ہوئی اور یہ طے پایا کہ آئندہ جو

بھی فیصلے ہوں گے، اس قرارداد کی روشنی میں ہوں گے۔ نیٹو سپلائی اب بحال کردی گئی ہے اور سنا ہے کہ ایک تحریری معاہدہ بھی ہوگیا ہے لیکن وہ تحریری معاہدہ اب تک سینیٹ کے سامنے نہیں آیا اور نہ ہی ہمیں اس کے مندرجات کے بارے میں علم ہے۔ اس حوالے سے ہماری رائے یہ ہے کہ نیٹو کے ساتھ معاہدہ، پارلیمنٹ کی متفقہ قرارداد کو سامنے رکھ کر نہیں کیا گیا بلکہ پارلیمنٹ کی قرارداد کو بے اثر کرکے اپنے طور پر کوئی فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود ہم چاہیں گے کہ جو بھی تحریری معاہدہ ہوا ہے، اس کو سینیٹ میں پیش کیا جائے۔ اس معاہدے میں جو باتیں سامنے آئی ہیں، ان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ نیٹو فورسز کو اسلحہ تو نہیں جائے گا لیکن افغان فورسز کو اسلحے کی سپلائی ہوگی۔ اس کی تمیز کیسے کی جاسکے گی۔ ظاہر ہے افغانستان کی فورسز بھی افغانستان میں ہیں جبکہ نیٹو افواج بھی افغانستان میں ہیں۔ اس کی تمیز کیسے ہوگی کہ یہ اسلحہ نیٹو افواج کے لیے نہیں، افغان فورسز کے لیے جارہا ہے۔ ان ساری چیزوں کے حوالے سے قوم کو تشویش ہے۔ اس سے ہمیں آگاہ کیا جائے۔ بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: زاہد صاحب! آپ کا point ضروری ہے کیا؟

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب! ضروری ہے۔ جو بات مشہدی صاحب نے کی، بالکل صحیح کی ہے۔ ملک صاحب اس وقت کراچی کی صورتحال کو بھی دیکھیں۔ کچھ دن پہلے جب ایم کیو ایم کے لوگ ہمارے پاس آئے تھے تو ہم نے اس پر consensus کیا ہے کہ کوئی بھی بندہ ہو، وہ کسی بھی زبان سے تعلق رکھتا ہو، کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو، across the board آپ ان کے خلاف action لیں کیونکہ criminal is a criminal. چاہے وہ کسی بھی جھنڈے تلے بیٹھے ہوں، چاہے کوئی بھی ٹوپی پہنے ہوں، چاہے کسی بھی زبان کے ہوں، کسی بھی نسل سے تعلق رکھتے ہوں، ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ خدارا! وہاں تو کم از کم آپ اختیار دے دیں، یا تو Rangers کو دے دیں اگر پولیس سے نہیں ہوسکتا تاکہ کراچی کا امن بحال ہو۔ کراچی میں عوام مزدوری کے لیے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: زاہد صاحب! جو بات مشہدی صاحب نے کی، منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں گے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: میں یہی کہہ رہا ہوں، میں ان کی بات کو support کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ منسٹر صاحب پلیز۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک(وزیر داخلہ): شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے چونکہ دو points of order آئے اور آپ نے حکم دیا کہ ان پر بات کرلوں۔ کراچی کی situation کے حوالے سے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ polarized ہے، sectarian, ethnic mafias are operating but they have been reduced to small size, they are still doing. I am not saying it totally clear. میں نے provincial Government سے latest check نہیں کیا but I will take the report obviously I will make it public whatever it is. میں فاضل ممبر کو فون کر کے بتا دوں گا۔ As he has very rightly stated کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے صوبائی حکومت handle کر رہی ہے۔ I do provide logistic and real time intelligence based on whatever I get from the intelligence agencies. ہم نہ صرف ان کی مدد کرتے ہیں بلکہ ہم نے وہاں deployment بھی increase کرائی ہے اور situation کو بہتر کرنے کے لیے جتنے بھی actions ہم لے سکتے ہیں، ہم نے لیے ہیں۔

محترم غفور حیدری صاحب نے agreement کے بارے میں کہا ہے تو جو MoU sign ہوا ہے میں نے آج صبح اس کی کاپی منگوائی تھی۔ میں نے اس کے کچھ portions پڑھے ہیں لیکن جیسے یہ فرما رہے ہیں، میں ان سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو transit trade Afghanistan کے ساتھ sign ہوئی تھی، وہ موجودہ حکومت نے نہیں کی، یہ تو دھائیوں سے چل رہی ہے۔ اس میں improvement بھی ہوتی رہی ہے اور اس transit trade میں آپ کا یہ agreement ہے کہ وہ being a sovereign state having signed a transit trade with Pakistan اپنی چیزیں لے جا سکتے ہیں۔ حالانکہ اگر آپ ان کے agreement کی شقوں کو دیکھیں تو آپ ان کو check نہیں کر سکتے لیکن پھر بھی ہمارے کسٹم والے اسے check کرتے ہیں۔ اب NATO supply میں اسلحے کی بات ہوئی ہے، ہمارا stand وہی ہے جو پہلے تھا۔ میں اس agreement کو پورا پڑھ کر حیدری صاحب کے ساتھ share کرلوں گا کیونکہ مجھے نہیں پتا تھا۔ آپ ایک سوال کر دیں جو طریقہ کار ہے تو اس کو حکومت کا relevant department respond کرے گا کیونکہ اسے M/o Defence نے sign کیا ہے۔ M/o Defence and M/o Foreign Affairs will come and respond you on that. مجھے اتنا پتا ہے کہ کل یہ افواہ تھی شاید حکومتِ پاکستان

سارے route پر security مہیا کرے گی، ایسی کوئی بات نہیں ہے، وہ NATO and their contractor کی آپس میں بات ہے۔ میرا خیال ہے کہ let me go through it after this event میں آپ کو explain کردوں گا لیکن میں غفور حیدری صاحب سے عرض کردوں کہ جتنے patriotic آپ ہیں، ہم بھی اتنے ہیں، حکومت بھی آپ کی ہے، پاکستانیوں کی ہے۔ ہم کوئی ایسی چیز نہیں کریں گے جس میں پاکستان کا سودا ہوتا ہوا نظر آتا ہو گا۔ اگر ہم اتنی دیر کر سکتے ہیں، کچھ چیزوں کو ٹھکرا سکتے ہیں، عوام کی آواز کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلے کر رہے ہیں تو ہم انشاءاللہ کسی بھی حالت میں اپنی قوم کو embarrass نہیں کریں گے اور نہ ہی پاکستان کے مفاد کے خلاف کسی قسم کا کوئی کام کریں گے۔ Sir, may I allowed to proceed further?

Mr. Acting Chairman: Please come to the point now.

Statement of Interior Minister on Balochistan Law Situation

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! کل میں نے BLA کے متعلق کچھ تفصیلات دی تھیں، I am happy to inform you sir, کہ اس کے بارے میں میڈیا سے بھی اور دوسرے لوگوں نے بھی messages دیے کہ بہت سی ایسی چیزیں تھیں جن کا انہیں نہیں پتا تھا یہ بہت اچھی readers feedback آئی اور آج میں جو چیزیں بتاؤں گا، میرے خیال میں even میرے جو worst enemies ہیں وہ بھی appreciate کریں گے کہ حکومت نے جو کام کیا اور حکومت نے to bring them to the books, to justice کی جتنی بھی کوششیں کیں، they will also be highlighted.

جناب والا! میں وہیں سے شروع کروں گا جہاں کل میں نے BLA کے صرف پانچ cases بتانے کے بعد wind up کیا تھا۔ جناب والا! 2011 میں 2354 total cases update ہوئے جن میں 1014 cases ان organizations, particularly BLA and BRA نے publicly claim کیا، I am not saying it that کہ کوئی fabrication or fudging of the figure is there. No. What I am saying, it's 100% correct claimed by their own spokesmen کیونکہ مجھے سوالات آئے تھے تو یہ پوری booklet اور تفصیل کل میں میڈیا کو بھی دے دوں گا، کچھ یہاں بھی بتاؤں گا، یہ سارے ان کے وہ کارنامے ہیں جو وہ پاکستان کے

خلاف کر رہے ہیں۔ I think یہ public property کی ہے، public کو ضرور دکھانی چاہیے۔ اس میں چودہ organizations ہیں جو اس وقت بلوچستان میں operate کررہی ہیں، ان سب میں proven militancy ہے اور وہ militancy صرف hearsay نہیں ہے۔ ان میں شامل ہیں:

۱۔ بلوچستان لبریشن آرمی
۲۔ بلوچستان لبریشن فرنٹ
۳۔ بلوچستان ری پبلک آرمی
۴۔ بلوچستان بندے پرست آرمی
۵۔ تحریک نفاذِ امن
۶۔ لشکرِ جھنگوی
۷۔ لشکرِ بلوچستان
۸۔ تحفظ حدود اللہ
۹۔ بلوچستان واجہ لبریشن آرمی
۱۰۔ بلوچ ری پبلکن پارٹی آزاد
۱۱۔ بلوچستان یونائیٹڈ آرمی
۱۲۔ اسلام مجاہدین
۱۳۔ جیش اسلام
۱۴۔ بلوچستان نیشنل لبریشن آرمی

جناب والا! مجھے بتائیں کہ ان 14 organizations کے بارے میں لوگوں نے میڈیا میں بھی سنا ہے۔ آپ نے ایک چیز common دیکھی، وہ ہے 'آرمی'۔ Army ہمیشہ state رکھتی ہے، private organizations army نہیں رکھتیں۔ ان سب کی جو وارداتیں ہیں، صرف BLA کی میں نے کل جو چیزیں بتائی تھیں، ان کے علاوہ انہوں نے جو وارداتیں کیں، کوہلو میں 2nd February کو attack ہوا، اس کے بعد 2nd February کو ہی انہوں نے چار حملے کیے، ان کی تفصیل publish ہو چکی ہے، یہاں پر جنگ اخبار کا reference ہے، میں اس کی کچھ press clippings بھی آپ کو دوں گا۔ اس کے علاوہ Balochistan Liberation Army کرتی رہی اور اس کے بعد Balochistan Liberation Front ان کے cases بھی انہی تاریخوں میں report ہوئے۔

میں مثال کے طور پر چند ایک کا ذکر کروں گا، انہوں نے تربت میں 17th February 2012 کو ایک attack کیا اور اس میں ہمارے F.C کے لوگ شہید ہوئے۔ اس طرح انہوں نے مند میں 18th February کو F.C پر attack کیا اور اس میں ہمارے چار جوان شہید ہوئے۔ 7th February 2012 کو انہوں نے مند میں حملہ کیا اور اس میں ہماری ایک گاڑی اور چھ لوگ شہید ہوئے۔ اگر میں سارے بتاؤں تو یہ total 387 incidents only in 2011-12. ہیں۔آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ وہ واقعات ہیں جو انہوں نے خود claim کیے ہیں، ان کو حکومتِ پاکستان نے claim کرنے کے لیے force نہیں کیا، انہوں نے خود claim کیا۔ ان میں کچھ ایسے claims تھے جو اس میں نہیں ڈالے گئے کیونکہ جن سے وہ پیسے لیتے ہیں، جن کے لیے وہ کام کرتے ہیں، ان کو انہوں نے اپنی compliance دینی ہوتی ہے۔There are number of incidents جن میں انہوں نے کہا کہ آج ہم نے F.C کی check post پر حملہ کیا اور سات بندے مار دیے یا شہید کر دیے، جو بھی ان کی زبان ہوتی ہے۔ جب ہم نے check کیا تو حملہ ضرور ہوا لیکن لوگ شہید نہیں ہوئے، ہم نے اس کی تردید کر دی۔ Basically, میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان militant organizations کی کارروائی جو اس وقت جاری ہے، وہ بالکل on record ہے۔ یہ ایک چیز جو کل میں بڑی تفصیل سے عرض کر رہا تھا کہ یہ 14 organizations ہیں، most of them کے tentacle باہر ہیں، خاص طور پر وہ organizations جن میں براہمداغ بگٹی ہیں یا حربیار مری ہیں اور باقی جتنے fronts, liberations and armies کی جو abbreviations میں نے دکھائی ہیں، وہ سارے کے سارے کسی کے لیے کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ ایک impression create کیا جانا تھا، وہ کیا گیا اور وہ کیا جا رہا ہے۔ یہ total population کے ایک فیصد بھی نہیں ہیں۔ By using terror یہ عوام کو کیسے وہاں پر victimize کر رہے ہیں وہ آپ کے سامنے ہے۔ اس وقت بلوچستان میں population کے جو available statistics ہیں، ان میں 50% بلوچی بھائی ہیں، 40% پختون بھائی ہیں، 10% دوسرے ethnicity کے لوگ رہتے ہیں۔ آپ اس 100% میں دیکھیں تو کیا BLA کے وہ دو بھاگے ہوئے اپنے آپ کو بڑا لیڈر سمجھتے ہیں، کیا وہ پورے بلوچستان کو represent کرتے ہیں؟ No sir, جب آپ پوری population کی بات کرتے ہیں تو پھر پوری population کی بات کریں، وہاں پر پختون بھی ہیں، میں نے کسی پختون کو ہتھیار اٹھائے ہوئے نہیں دیکھا، میں نے کسی پختون کو کوئی

liberation بناتے ہوئے نہیں دیکھا، میں نے کسی پختون کو کوئی آرمی بناتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ بھی اسی صوبے میں ہیں۔ میں اس لیے کل کہہ رہا تھا کہ آج بھی بلوچی بھائی، پختون بھائی اور جو بھی بلوچستان میں رہنے والا ہے، وہ پاکستان سے پیار کرتا ہے۔ اب یہ لوگ کس کے لیے کام کر رہے ہیں، اب تو کوئی شک نہیں ہے۔ آج میں تھوڑی سی چیزیں public کروں گا اور اس کے متعلق میں تھوڑا سا بتاؤں گا کہ جو اپنے آپ کو کہتے ہیں کہ پاکستان میں پیدا ہوئے لیکن آج وہ کسی اور پاسپورٹ پر سفر کرتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن ملک غلط کہہ رہے ہیں تو آج میں اس کا ثبوت دوں گا۔ میں camps کا بھی ثبوت دوں گا۔ میں وہ چیزیں بھی بتاؤں گا جو شاید مجھے open نہیں کرنی چاہییں تھی، ہو سکتا ہے کہ کسی ملک کے ساتھ ہمارے تعلقات بھی خراب ہونے کا امکان ہے کیونکہ it is a public document اور ہو سکتا ہے کہ ہماری نظر سے یا آپ کی نظر سے وہ نہ گزرا ہو میں آپ کو بتانا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! میں بات کروں گا pitch کی۔ یہ pitch جو ہمارے لیے بنائی گئی جو بیرونی عناصر ہیں یا وہ لوگ جو پاکستان کے خلاف ہیں، وہ لوگ جو پاکستان کی integrity کے خلاف کام کر رہے ہیں انہوں نے دو pitches ہمارے لیے set کیں۔ ایک International pitch اور ایک local pitch اور اس terrorism کے کھیل میں، اس آزاد بلوچستان کی movements میں جو character, جو عنصر اور جو stakeholders play کر رہے تھے انہوں نے ہمیں دو front پر لڑنے کے لئے مجبور کر دیا۔ ایک International front یعنی کہ international level پر BLA یا BRA ہو، ان ساروں نے مل کر ایک ماحول، ایک سماں پیدا کرنے کی کوشش کی۔ وہ سماں آپ کو بنتا ہوا نظر بھی آیا اور آپ نے دیکھا کہ international community کے مختلف ملکوں سے جس قسم کی reporting ہوتی رہی، جس طرح کے اخباری بیانات آتے رہے، United Nations کے سامنے کن کو help اور support کی گئی، Even US میں، کانگریس میں کیسے ایک bill پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ ساری چیزیں آپ کے سامنے ہیں اور پھر دوسرا واقعہ جو ہوتا ہے کہ کچھ لوگ یہاں آتے ہیں، وہ آکر دیکھتے ہیں یہاں پر کہ بھئی human rights کی violation بہت ہو گئی ہے۔ اس human rights کی violation کے لیے وہ دنیا کو سامنے لاتے ہیں اور اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہاں پر بہت پکڑ دھکڑ ہے اور مار پٹائی ہے۔ ٹھیک ہے میں یہ مانتا ہوں کہ وہاں پر ہلاکتیں ہوتی ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے جس طرح کا ایک impression دیا جا رہا ہے کہ یہ ہلاکتیں جو ہیں یہ FC کرتی ہے یا پولیس کرتی ہے۔ جب وہ 387 incidents کر کے ایک سال کے کم وقفے

میں پولیس اور FC کو شہید کر سکتے ہیں۔ وہ بے چارے بے گناہ مزدور جو اپنا کام کر رہے ہیں ان کو شہید کر سکتے ہیں، سات دھوبیوں کو پکڑ کر مار سکتے ہیں۔ جو لوگ غلط کام کے لیے جا رہے تھے، بارڈر کراس کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دشت کے علاقے میں ان کو پکڑ کر slaughter کر کے ان کی لاشیں گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں بھیجی جاتی ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ اس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ پہلے انہوں نے پنجابیوں کو مارنا شروع کیا۔ پھر ہزارہ والوں کو مارنا شروع کیا۔ اس کے بعد سندھیوں کو مارنا شروع کیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اس کا کوئی impact نہیں آرہا ہے تو پھر انہوں نے اپنے بلوچی بھائیوں کو مارنا شروع کیا۔ Just to give impression کہ یہاں پر aggression ہے، human rights کی violation ہے، ایک آزاد movement جو ہے بلوچستان کی شروع کی ہے اس کو ختم کرنے کے لئے، اس کو kill کرنے کے لیے گورنمنٹ جو ہے وہ cruel exercise کر رہی ہے۔ Where it is worst, totally wrong, absolutely rubbish because جو ایک روڈ میپ براہمداغ بگٹی کو دیا گیا یا حربیار کو دیا گیا ہو انہوں نے خوش اسلوبی سے اس کو پورا کرنے کے لیے کیا کیا کارروائیاں کی ہیں۔ اس وقت جب میں آپ سے بات کرتا ہوں، آپ کہیں گے کہ آپ نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا۔ اس وقت جو 46 camps ہیں پاکستان کے اندر موجود ہیں۔ اس کی تفصیل بھی میں عرض کر دیتا ہوں کہ وہ کہاں کہاں اس وقت ہیں اور ان شہروں کے ناموں کا بھی مجھے پتا ہے اور جو جو لوگ ان کو look after کر رہے ہیں ان کی تفصیل بھی ہمارے پاس ہے۔ اس طرح 18 camps جو ہیں وہ BRA کے ہیں اور BRA کے بارے میں آپ کو پتا ہے کہ کون اس کو own کرتا ہے اور کون اس کو support کرتا ہے وہ ساری کی ساری تفصیل ابھی تھوڑی دیر تک میں آپ کو یہاں پر بھی عرض کر کے ان کے پورے نام دے دوں گا۔ Basically یہ ساری کارروائیاں جس میں 255 Improvised Explosive Devices پھٹتی ہیں اور سوئی گیس کی پائپ پر سینکڑوں حملے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد بارڈر ایریا میں mines پھٹتی ہیں ہمارے FC پر اور دوسرے لوگوں پر تو ظاہر ہے کوئی تو ہے جو اس کو support کر رہا ہے۔ میں سوال کرتا ہوں کہ میرا عام بلوچی بھائی یا ایک پٹھان بھائی یا یہاں رہنے والا کوئی بھی جو ایک عام زندگی گزار رہا ہے کیا اس کے گھر میں mines ہیں، کیا اس کے گھر کارخانہ ہے، کیا اس کے گھر میں گرنیڈ پڑے ہوئے ہیں۔ آخر کوئی تو دے رہا ہے تو ظاہر ہے کہ پاکستانی گورنمنٹ تو نہیں دے رہی ہے، کہیں سے آرہے ہیں۔ ایک مثال تو آپ نے دیکھی ہوگی کہ چمن بارڈر سے ایک ٹرک آرہا تھا تو وہ accidentally الٹ گیا۔ اس میں سے جو اسلحہ

ملاوہ آپ کے سامنے تھا۔ جب ہم نے کہا کہ یہ اسلحہ باہر سے آرہا ہے، افغانستان سے آرہا ہے تو وہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں نہیں پتا ہے۔ آج میں ایک document آپ کو دکھاؤں گا جس میں proof دوں گا کہ یہ اسلحہ ادھر ہی سے آتا ہے اور باقاعدہ کسی کے حکم پر آتا ہے۔ تو میری عرض یہ تھی کہ یہ جتنی بھی militant organizations ہیں یہ اس وقت ٹھیک ٹھاک طریقے سے پاکستان میں کام کر رہی ہیں۔

اس کے علاوہ BRA کے total بندے جو ہمارے پاس figure پہنچی ہے تین سو سے چار سو لوگ اس میں کام کر رہے ہیں۔ ان ٹریننگ کیمپس میں پوری ٹریننگ کے بعد لوگ launch کیے جاتے ہیں۔ اس طرح اس وقت جو 24 training camps قندہار کے پاس کام کر رہے ہیں۔ اس کی میں تھوڑی تصویریں بھی آپ کو دکھاؤں گا۔ 33 training camps ہیں وہاں پر اور وہ چھوٹے چھوٹے pockets میں، میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں اور ہم نے انڈیا کو بھی convey کیا ہے کہ ان میں ان کا role ہے اور یہ role ہم نے ان کو writing میں بھی convey کیا اور اپنی meetings میں گاہے بگاہے ان کو کرتے رہے۔ ژوب سے لے کر چمن تک TTP operate کر رہی ہے اور اس میں انیس الدین اخوندزادہ صاحب ہیں جن کے پاس 80 trained terrorists ہیں جو اپنی کارروائیاں کرتے ہیں۔ تو اگر آپ پورے بلوچستان کو سامنے رکھیں تو آپ دیکھیں گے کہ وہاں پر 14 organizations کام کر رہی ہیں اور وہ جو BRA, BLA, BUS and BUL یہ سارے کے سارے جتنے بھی ہیں ان کا مقصد ایک ہی ہے to destabilize Pakistan and whoop and support the so−called movements of Azad Baloch. اب اس کے ان proofs کے بعد اور جو کچھ آپ وہاں دیکھیں گے یہ آپ ماننے پر مجبور ہو جائیں گے کہ بلوچستان کی جو created situation ہے، اگر آپ اس کا پورا ایک critical view لیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ بلوچستان کے خلاف یعنی پاکستان کے خلاف جس بھی architect نے یہ سازش تیار کی ہے اس نے اتنی ساری organizations کو create کر کے اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے پورا ایک روڈمیپ تیار کیا ہے۔ اس روڈمیپ کے بارے میں میں نے کہا کہ اس نے پہلے International pitch بنائی اور پھر دوسری pitch انہوں نے پاکستان میں بنائی۔ پاکستان میں جو انہوں نے pitch بنائی اور اس کے جو main characters تھے جن کا میں نے نام لیا ہے وہ آج بھی کھیل رہے ہیں۔ اب طریقہ واردات کیا ہے؟ سب سے پہلے recruitment کی جاتی ہے۔ recruitment کے بعد ان کی ٹریننگ ہوتی ہے اور ٹریننگ کے بعد ان کو further advance training کے لئے افغانستان بھیجا جاتا ہے۔ وہاں سے

train ہو کر واپس آتے ہیں۔ ان کو proper communication system ملتا ہے۔ پھر آتا ہے اگلہ مرحلہ کہ targeting کی resetting کیسے کرنی ہے۔ Targeting کیسے کرنی ہے۔ وہ target چنے جاتے ہیں اور پھر اس کی implementation کس طرح ہونی ہے۔ وہ بھی ٹریننگ کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ آج تک جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں بڑے organize ہوئے ہیں۔ اگر ایک FC کی convoy پر حملہ ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ایک دم ہی کر دیں گے۔ وہاں پر ان سے کوئی ملا بھی ہوگا۔ کوئی information بھی لی ہوگی۔ ان کی movement کی information بھی ہوگی۔ پھر اس کے بعد حملے ہوئے۔

Basically جو میں آپ سے کہنے جا رہا ہوں کہ آج میں واضح کر دوں اور میں challenge کے ساتھ کہتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام پاکستان سے پیار کرتے ہیں۔ حالانکہ successive government نے ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ ان کو deprive رکھا۔ ان کو ان کے حقوق سے محروم رکھا لیکن انہوں نے پاکستان کے جھنڈے کو تھامے رکھا۔ اب اس چیز کو جیسے حاصل بزنجو صاحب نے کل کہا کہ جب گھر میں problem ہوتی ہے تو اس جھگڑے کو اور اس problem کو کوئی نہ کوئی cash کرتا ہے۔ لہٰذا یہ وہ forces ہیں جو اس کو cash کر رہی ہیں۔ اس pitch پر ہمیں اس طرح کھلایا گیا کہ میڈیا بھی اس pitch پر گیا، Government of Pakistan بھی اس pitch پر چلی گئی اور اس pitch کا مقصد یہ تھا کہ ان کو اس pitch کو کھلاؤ کہ ایسا لگے کہ جیسے کہ بلوچستان کی عوام پر ظلم ہو رہا ہے۔ میں صرف عرض کر دوں کہ یہ جو camps اس وقت ہیں، جو میں نے 46+18 کا ذکر کیا ہے، اگر ہم وہاں پر operation کرتے ہیں تو لوگ کہیں گے ظلم ہو گیا اور اگر نہیں کرتے تو یہی لوگ کہیں گے what the hell are you doing? آپ کیا کام کر رہے ہیں۔ لہٰذا میں نے یہ تجویز رکھی تھی اور آج آپ کے سامنے بھی تجویز رکھوں گا آخر میں کہ authorize کیا جائے اپنی forces کو, under the monitoring of certain Committee کہ جہاں جہاں یہ فراری کیمپ ہیں، they should cease to exist. کیونکہ یہ جڑ ہیں اس ساری بیماری کی جو اس وقت بلوچستان میں پھیلی ہوئی ہے اور ہمیں اس cancer کو نکالنا ہوگا۔

پھر اس کے بعد یہاں پر human rights کی violation کی بات ہوتی ہے اور اس کو اس طرح دکھایا جاتا ہے اور لے کر جایا جاتا ہے کہ ایسا لگے جیسے یہ ساری کی ساری violations جو ہو رہی ہیں یہ صرف اور صرف صوبہ بلوچستان میں ہو رہی ہیں۔ میں نے آج کچھ figures دیکھیں جن میں

killings کی تھیں اور missing persons کی بھی تھیں جو کہ میں review کرتا رہتا ہوں۔ جب میں missing person کے موضوع پر آؤں گا تو اس چیز کو میں ضرور mention کروں گا۔ ایک تاثر یہ ہے کہ یہ سارا کا سارا بلوچ عوام کر رہی ہے یا وہاں کے پختون کر رہے ہیں یا وہاں کے جو لوگ رہ رہے ہیں وہ کر رہے ہیں، میں یہ impression challenge کے ساتھ dispel کرتا ہوں۔ یہ جتنی کارروائی ہو رہی ہے یہ ایک سے ڈیڑھ فیصد وہ لوگ ہیں جو trained ہوتے ہیں، youth کو لے جایا جاتا ہے، اس کے بعد ان کو militancy پر آمادہ کرکے train کرکے launch کیا جاتا ہے۔ میں challenge کے ساتھ کہتا ہوں کہ مجھے ایک واقعہ بتا دیں جہاں پر عام بلوچی نے جا کر آگ لگائی ہو یا ایک بلوچی نے کسی کو شہید کیا ہو۔ اس سلسلے میں میں کیبینٹ کی ایک سب کمیٹی بنی ہے ان کو بھی writing میں بھیجا ہے کہ آپ کوئی بھی recommendation دینے سے پہلے جتنے بھی MNA ہیں بلوچستان سے اور جتنے ہمارے سینیٹرز ہیں بلوچستان سے ان کو بیٹھا کر ہر ایک کو سنیں کیونکہ constituency کے جو MNA or MPA کو ایک ایک چیز کا پتا ہوتا ہے جیسے ڈاکٹر کو نبض دیکھ کر پتا چل جاتا ہے کہ بندے کو بخار ہے یا نہیں۔ اسی طرح جو ہمارے representatives ہیں ان کو بھی ہر حالت میں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے۔ بہرحال میں یہ عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ اگر کسی کے دل میں وہم ہے کہ یہ militancy یا جو وہاں پر disturbance ہے وہ شاید ہمارے بلوچ بھائی کر رہے ہیں یا پختون بھائی کر رہے ہیں۔ عام شہری تو بالکل غلط ہے۔ اس کی تفصیل جب کل یا پرسوں آپ اخباروں میں پڑھیں گے، اس میں نام بھی ہوں گے، claim بھی ہوگا اور جتنے لوگوں نے یہ کام کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہوگا۔ اگر کوئی اس کو پڑھنے کے بعد challenge کر دے کہ یہ غلط ہے تو of course I am giving my statement here, on the floor of the House, giving full details اور قوم کی امانت ہے and that I will definitely convey to the people of Pakistan, through you, tomorrow. جناب چیئرمین! ان کو سامنے لانا، ان کی ساری کی ساری وارداتیں سامنے لانا ہمارا عین فرض ہے اور اس کے خلاف action بھی ہونا چاہیے۔

دیکھیں جناب والا! اس وقت ہمارے ملک میں گیس کا issue ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو 183 times جو attacks ہوئے ہیں، وہ گیس پائپ لائن پر ہوئے ہیں اور آج بھی وہاں کے ملازمین پریشان ہیں۔ Settlers کی target killing بھی آپ کے سامنے ہے۔ جتنے بھی act of

اس وقت ہیں، ان پر، میں سمجھتا ہوں کہ جو booklet ہے میرے پاس، وہ میں آپ کو بھی present کروں اور آپ بیشک اپنی کوئی کمیٹی بنا کر اس کو examine کر لیں اور دیکھ لیں کہ آگے کون سا roadmap ہمارے پاس ہونا چاہیے جس کو ہم دیکھ سکیں۔ terrorism

اس کے علاوہ جو abduction ہے وہ صرف بلوچستان میں نہیں ہے، یہ تمام صوبوں میں ہے۔ میں اس کی بھی figures تھوڑی دیر تک دیتا ہوں۔ میں نے دوسرے صوبوں سے اس کو compare کیا اور اس کی percentage بھی نکالی ہے and as compared to the other provinces آج بھی بلوچستان میں crime rate کم ہے۔ جیسے ابھی دیکھیں کہ 502 individual cases اور ان میں سے more than 80% لوگ recover بھی ہوئے اور اس طرح ہماری جو FC, Federal Government and provincial Government کی achievements ہیں، میں اس کے بارے میں زیادہ نہیں بولوں گا، کیونکہ I don't want to look like کہ شاید میں یہاں پر اپنی حکومت کو promote کرنے آیا ہوں یا صوبائی حکومت کو لیکن اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ یہ militancy ایک حقیقت ہے۔ BLA اور اس کے ساتھ دوسری تنظیمیں لوگوں کے لیے کام کر رہی ہیں اور وہ بلوچستان میں ایک law and order کی situation, ایک unrest کی situation پیدا کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں اور ان کا مقصد آزاد بلوچستان ہے۔ Of course, that is not the agenda of those people but the agenda given by the other people اور اس میں جو لوگ شامل ہیں ان کے بارے میں آپ کو تھوڑی دیر میں سمجھ آجائے گی جب میں کچھ چیزیں آپ کو بتاؤں گا۔

اب بات آتی ہے کہ ان کے funds کیسے generate ہوتے ہیں۔ کچھ funds ان کو باہر سے ملتے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ ایک بندہ Switzerland کے ایک posh area میں کیسے رہ سکتا ہے۔ ایک بندہ UK کے posh area میں کیسے رہ سکتا ہے۔ کوئی نہ کوئی تو support کر رہا ہے۔ کوئی نہ کوئی تو پیچھے ہے۔ جو funding کی detail ہے اور funds کہاں کہاں آتے ہیں اور کون کون سے دوسرے ممالک involve ہیں، کتنے پیسے per head دیے جاتے ہیں، اس سلسلے میں میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ مجھے in camera کے لیے time دے دیں۔ جب بھی کوئی دن آپ fix کریں گے میں ISI سے بھی درخواست کر لوں گا، وہ بھی آجائیں گے۔ آج میں نے Secretary Foreign Affairs incidentally سے بھی request کی تھی and he has

left other meetings and he is also sitting there listening all that because ان کے پاس بھی کافی relevant information ہے۔ ظاہر ہے there are three stakeholders of the Government which is the Ministry of Foreign Affairs, Ministry of Interior and the Intelligence Agencies, they will be all at your disposal and we will bring each and every fact to your notice so that you can see apart what I will show you today.

جناب چیئرمین! یہ جو movement چلی ہے، اس کی تفصیل میں نے بہت پہلے آپ کو دے دی تھی۔ پہلے بھی ایک مرتبہ میں نے سینیٹ میں briefing دی تھی جس کو کل انہوں نے refer کیا تھا لیکن آج کی briefing اس سے بالکل مختلف نظر آئے گی کیونکہ میں آج بڑا specific ہوں اور میں آپ سے specific چیزیں عرض کر رہا ہوں۔ یہ میں نے law and order کی situation بتائی ہے جو کہ بلوچستان میں prevailing ہے

and this is not because of the Government of Pakistan, it is not because of the Government of Pakistan's policies, it is not because of the aggression of the law enforcement forces. It is not because of the people of Balochistan. It is the aggression, it is the unrest which is coming from imported items. It is an imported item. This killing machine is not made by Pakistan. This killing machine is made in abroad. It is fully serviced by the people abroad. When I say killing machine, I have given this word after careful thought. They are killing people, they have no mercy, they have only love for money, love for their masters, love to obey them and they are the enemies of Pakistan and you will see here when I tell you that they claim to be have been born in Pakistan but today they are not Pakistani. They are using other identities, they are getting funds from abroad. So, my dear sir,

رہی بات کہ ان کو راہ راست پر کیسے لانا ہے تو عرض ہے کہ جب گھر سے مدد نہیں ملے گی، sympathizers پیدا نہیں ہوں گے، لوگ ان کا ساتھ نہیں دیں گے تو automatically ایسی

movements ختم ہو جاتی ہیں۔ پاکستان کے دشمن ہیں اور جیسے میں نے کل کہا تھا کہ میں appreciate کرتا ہوں ڈار صاحب کو جو انہوں نے کل point out کیا تھا کہ ہم nuclear state ہیں، ہمارا nuclear state ہونے کا جو ایک اعزاز ہے، وہ دنیا کو پسند نہیں ہے۔ Therefore, we have to sit together and find out a solution collectively, this problem of insurgency needs to be tackled not only by the people of Balochistan but also by the people of Pakistan, by all the parties اور خاص طور پر جتنی بھی national parties ہیں بلوچستان میں، ان کے سامنے میں ہاتھ جوڑ کر عرض کروں گا کہ forget about what the people are saying, get rid of the sphere of fear. I know کہ میڈیا کے لوگوں کو بھی خط آتے ہیں۔ ان خطوں کی کاپیاں میرے پاس بھی پہنچیں کہ وہ نہیں چاہتے کہ میڈیا کوئی بات کرے۔ آج اگر آپ دیکھیں تو جو TTP کی حرکات تھیں، جو TTP کر رہا تھا، جس کے خلاف ہم نے بھرپور action بھی لیا اور ان کی کمر بھی توڑی، آج وہی آثار مجھے BLA میں نظر آرہے ہیں۔ اس میں commonality ہے۔ وہ بھی سرحد پار سے کمک لیتے تھے، آج یہ بھی سرحد پار سے کمک لیتے ہیں۔ میں documents دوں گا، یہ deny کریں۔ They are not my documents. They are the documents from the concerned Government. لہذا میری عرض یہ ہے کہ آج میری اپیل ہو گی تمام سیاسی جماعتوں سے، آج وہ وقت آیا ہے، جو کبھی East Pakistan پر تھا۔ ہم لوگوں نے اس وقت آنکھیں بند کیں، آپس میں جھگڑے، آپس میں لڑائی کی لیکن ان کی آواز نہیں سنی۔ آج بلوچستان کی عوام آپ سے مدد مانگ رہی ہے، they are victims. میں تو کہوں گا کہ حکومت پاکستان victim نہیں ہے، یہ allies victim نہیں ہیں، آج بلوچستان کی عوام victim ہے کیونکہ they are being terrorized, they are being harassed, their rights are being snatched. کل حاصل صاحب نے کہا کہ development کیوں نہیں ہوتی، اگر development کا کوئی project چل رہا ہے اور وہاں message جاتا ہے کہ تم آٹھ یا دس پاکستانی اس کو چھوڑ دو۔ Foreigners کو کہتے ہیں leave the country. آفرین ہے چین پر کہ سب کچھ ہونے کے باوجود اتنا جانی نقصان ہونے کے باوجود بھی انہوں نے کھڑے ہو کر پاکستان کے ساتھ رہنے کا وعدہ کیا۔ آج بھی وہ بلوچستان میں اپنا کام کر رہے ہیں۔ I salute to the Government of China

and the friendship between Pakistan and China. جناب بات یہ ہے کہ جب کسی investor کو پاکستان آنا ہے یا even کسی پاکستانی investor نے investment کرنی ہے اس کو پتا ہے کہ رات کو BLA کے لوگ ماریں گے تو سب کو اپنی فیملی اپنی لائف عزیز ہوتی ہے وہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں میں نے کل incidents بتائے تھے کہ BLA نے کتنے incidents نے کیے ہیں اور وہ خط کیسے لکھتے ہیں ، فون کیسے کرتے ہیں اور اگر آپ اپنا فون استعمال کر رہے ہیں ۔ آج بھی آپ کو آزاد بلوچ کے نام سے بہت سے messages ملیں گے۔ یہ messages جو ہوتے یہ ڈرافٹ کوئی اور کرتا ہے لکھتا کھیں ہے کوئی ،اور اس کو استعمال کرنے والے کوئی اور ہیں ۔میرے پاس جتنے بھی intercept آرہے ہیں جو لوگ پکڑے جا رہے ہیں یا جن کی leads جاتی ہیں آج بھی افغانستان کی سرحدوں کے بیچ سے نکلتے ہیں ۔ہدایات وہاں سے آتی ہیں ۔ گل محمد جو براہمداغ بگٹی کا ڈپٹی کمانڈر ہے۔ جو بہت دیر تک یہاں بلوچستان میں رہا آج قندھار میں وہ اپنی کمانڈ کر رہا ہے ۔وہ دیکھ لیجئے کہ کس کے پاس پاسپورٹ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آخر یہ لوگ ریکروٹ ہوئے ان کو ٹرینڈ کیا گیا اتنے سارے کیمپس بنائے گئے ، اتنے سارے لوگوں کو ریکروٹ کرکے وہاں لے جایا گیا آج یہ سارا سیٹج کس لیے سجا تھا۔ There is no free lunch in the world. They want to do something against Pakistan, that is what I am highlighting it today. اور اس کے لیے جو سب سے بڑا انہوں نے ایک ہتھیار استعمال کیا وہ missing persons کا تھا جب یہ کارروائی شروع ہوئی اور یہاں بھی میں یہ clear کردوں کہ missing persons کی figure جو پاکستان میں ہوئی ، یہ پاکستان پیپلز پارٹی کے دور میں نہیں ہوئی۔ یہ جو سارے کا سارا بھید تھا اس میں missing persons کی investigation ہو رہی تھی جو BLA کے لوگ عام innocent لوگوں کو مار کر یہ message convey کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہاں insurgency ہے تو وہ اپنے لوگوں کو کیوں نہیں مار سکتے ۔ ہمارے پاس proof ہیں کہ BLA نے اپنے لوگوں کو بھی مارا اور مارتے بھی ہیں اور مجھے یہ بتائیے آپ کا اتنا experience ہے میرے فاضل ممبران کا بہت experience ہے کہ جب بھی کوئی بڑی کارروائی کرنے ڈاکو جاتے ہیں تو انہوں نے پولیس کا uniform پہنا ہوتا ہے ۔سڑک پر ڈاکے ڈالنے کے لیے پولیس کا uniform پہنا ہوتا ہے ۔آپ نے دنیا کی بڑی فلمیں دیکھیں۔Real movies کو impersonate کرکے لوگ کیسے آتے ہیں، اسی ہمارے recent past میں جتنے terrorist کے واقعے ہوئے ہیں جنہوں نے آرمی کا یونیفارم پہنا ہوا

تھا، پولیس کا یونیفارم پہنا ہوا تھا اور ہماری جو different law-enforcement agencies ہیں ان کا یونیفارم پہن کر terrorist activity کرتے رہے ہیں اور یہ کیوں possible نہیں ہے کہ وہ BLA کے لوگ F.C کا یونیفارم، آرمی کا یونیفارم، پولیس کا یونیفارم پہن کر کیوں نہیں کارروائی کر سکتے۔ میں اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ یہ ہوا ہے اور میں آج ہی ISI سے بات کر رہا تھا، بلوچستان ہوم سیکرٹری سے بات کر رہا تھا کہ وہ لوگ جو پکڑے گئے ہیں ان کی statements بھی لی جائیں تو یہ ایک سازش کے تحت ایک ماڈل بنایا گیا تھا کہ پاکستان کے اس پیارے حصے کو جو کہ دنیا کے مختلف معدنی ذخائر سے بھرا پڑا ہے اس کو کیسے چھینا جا سکتا ہے۔ اس کو destabilize کیسے کیا جا سکتا ہے تو یہ سارے کے سارا ڈرامہ، یہ road map ایک SOP بنائی گئی جس میں BLA, BRA, BSO, BLUF سب مل کر اس کے stakeholders بنے اور اس کے بعد یہ کارروائیاں شروع ہوئیں اس کی ساری تفصیلات جو میں عرض کر رہا ہوں وہ آپ کے سامنے ہے تو human rights کو highlight کرنے کے لیے پھر یہ آ گیا کہ اتنی ناجائز killing ہوئی یہ law enforcement نے یہ aggression کیا اور human rights کے سب سے زیادہ جس کی اشاعت ہوئی وہ بلوچستان پر ہوئی اور آج میں human rights violation دیکھ رہا تھا سب سے کم human rights violation پاکستانی صوبوں میں بلوچستان میں ہوئی۔ تھوڑی دیر تک میں وہ تفصیل بھی آپ کو دیتا ہوں۔ اب بات missing persons کی آ گئی ہے۔

جناب، آپ کو یاد ہو گا۔ جان سولیکی تین دن پہلے اغواء ہوا جب سیکرٹیری جنرل UN پاکستان تشریف لا رہے تھے اور جب وہ آئے تو بجائے اس کے کہ وہ پاکستان کے ساتھ کوئی اور بات کرتے۔ جب میں ان کے ساتھ دوبئی سے کراچی تک سفر کر رہا تھا تو انہوں نے سب سے پہلے مجھ سے سوال کیا کہ What happened with John Solecki while he was going to Middle East? اور آپ نے دیکھا کہ وہ کس طرح ایک سکیم کے تحت ہوا جس کو براہمداغ بگٹی نے اغواء کیا۔ BRA کے ساتھ میری جو باتیں ہوئیں وہ میں پہلے پبلک کر چکا ہوں میں اس پر آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا لیکن یہ ایک سوچ سمجھی سکیم کے تحت کیا گیا اور وہ time تھا جب UN کے سیکرٹیری جنرل یہاں تھے تو دنیا کو بتانا چاہتے تھے کہ پاکستان میں human rights violation بہت زیادہ ہے۔ سیکرٹیری جنرل صاحب جس ملک میں جا رہے ہیں وہاں 6000 بندے اغوا ہو چکے ہیں

وہاں 6000 بندے missing ہیں اور یہ میں نہیں کہہ رہا اس وقت دنیا کے سارے اخبار اٹھا لیں۔ TV channels دیکھ لیں ہر ملک کا اپنے TV channel پر آواز اٹھا رہا تھا کہ

Mr. Malik there is a human rights violation. There are 6 thousand people missing. What are you doing? What is your government doing? It was only to convey to the world that we are actually doing aggression on our own people

جناب چیئرمین! اس چیز کو ہم نے اپنے عمل کے ساتھ طے کرنا شروع کر دیا اور میں نے خود حربیار سے بات کی۔ میں نے کہا حربیار صاحب آپ مجھے بتائیں کہ آپ کے اتنے بندے تو ہیں نہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ اتنے نہ ہوں لیکن ہمارے بندے تو ہیں تو میں نے ایک کمیٹی بنا دی اور ساتھ ہی ایک اور الزام آ گیا کہ 134 لیڈیز کو بھی اغوا کر لیا گیا ہے انہی دنوں ایک ڈاکٹر شہناز کا واقعہ آیا جو کوہلو کے رہنے والی بتائی گئی اور فرانس کی ایک ویب سائٹ پر ریلیز ہوا کہ ان کو اغوا کر کے ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ ہم نے اس کو trace کیا through Cyber team and it was false. کوہلو میں DC کو، FIA پولیس کو میں نے خود بھیجا۔ اس ایڈریس پر اس نام کی کوئی ڈاکٹر ہے نہ کوئی اس نام کی میڈم رہتی تھی تو اس نام سے کوئی بھی وہاں نہیں رہتا تھا۔ میری بہن یہاں رہتی ہیں ان کو بھی پتا ہے ہم نے سب کو confidence میں لیا۔ Basically وہ ایک پلان تھا۔ دنیا کو یہ بتانے کے لیے تاکہ دنیا کی attention بلوچستان کی طرف جائے۔ Human rights violation کی طرف جائے اور وہ جو ایک اپنی movement آزاد بلوچستان کی کرنا چاہتے ہیں وہ اس کو highlight کر سکیں۔ جناب، وہ ساری کی ساری investigation کے بعد جس میں حربیار کے دو nominee بھی تھے۔ Total 165 people were identified جو وہ جیلوں میں موجود تھے۔ وہ لوگ جن کے خلاف کوئی heinous crime ہیں۔ وہ petty crimes تھے ان کو ہم نے release کر دیا اور اس سے پہلے حربیار کے خلاف جتنے بھی cases بنے ہوئے تھے۔ سوائے ایک جسٹس مری کا جو murder تھا باقی سب ہم نے چھوڑ دیئے۔ آغاز حقوق بلوچستان آیا جتنے لوگوں کے خلاف cases تھے جو ایک ساری پارٹیوں نے فیصلہ کیا تھا ہم نے سر تسلیم خم کیا۔ حالانکہ ان میں heinous criminals بھی تھے لیکن ایک فیصلہ تھا کہ بلوچستان میں consensus create کیا جائے۔ کل ایک رپورٹر نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ نے اتنے سارے قیدیوں کو بھی چھوڑ دیا، آپ نے

NFC award آپ نے دیا بھی دے بلوچستان حقوق آغاز نے آپ ۔دی دے بھی employments بھی دے دیا۔ ہر ایک MPA کو development funds بھی دے دیئے۔ آپ وہاں ہر ضلعے میں نادرا کا آفس اور پاسپورٹ آفس لے گئے۔ پھر بھی یہ بتائیں کہ یہ سارے حالات ٹھیک کیوں نہیں ہو رہے ہیں تو آج I am really grateful to my colleagues and to you Mr. Chairman کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے کہ یہ چیزیں میں آپ کو بتا سکوں ۔وہ کیوں ٹھیک نہیں ہوا؟ جس نے فیصلہ ہی کر لیا ہے کہ پیسے لے کر اس نے پاکستان کے خلاف کام کرنا ہے جس کا میں ثبوت دے چکا ہوں اور کچھ دے رہا ہوں تو وہ کیسے پاکستانیت کی بات کرے گا وہ تو پاکستان کے خلاف بات کرے گا وہ تو خدا نخواستہ پاکستان کے جھنڈے کو جلائے گا۔وہ بچوں کو کہے گا تم قومی ترانہ نہ پڑھو، آج شکر الحمد للہ ایک آدھ جگہ کے علاوہ ہر جگہ پاکستان کا جھنڈا لہرا رہا ہے اور میں نے کل عام معافی کا اعلان کیا تھا میں نے کہا تھا کہ آؤ، آپ کا ملک ہے۔ ہم کسی قسم کی کوئی تکلیف آپ کو نہیں دیں گے۔ میں جانتا ہوں come and work for your Pakistan لیکن ایک شرط پر کہ پاکستان کے جھنڈے کے نیچے، جو پاکستان کی بات کرے گا ہم ہر طرح سے حاضر ہیں لیکن جو پاکستان کی بات نہیں کرے گا ان کے ساتھ میں کیا، آپ لوگ بھی، کوئی یہ نہیں چاہے گا کہ کوئی پاکستان کے خلاف بات کرے اور ہم ان کے ساتھ بات کریں کیونکہ وہ پاکستانی ہیں نہیں ؟ وہ تو کام ہی کسی اور کے لیے کر رہے ہیں۔ وہ یہاں پر ہیومن رائٹس کی ایک شاخ active کر کے اور ہیومن رائٹس کو اجاگر کر کے، پاکستان کا نام بدنام کر کے جو type دینا چاہتے تھے، بلوچستان کی so called independent movement frustrarte ہو رہی ہے اور انشاء اللہ ہو گی۔ جب یہ ۲۰۰۶ کا معاملہ چل رہا تھا، اس وقت سپریم کورٹ نے بھی ایکشن لیا۔ بہت سی petitions ان کے پاس بھی آئیں ۔ ان petitions پر فیصلہ بھی ہوا اور commissions نے مختلف انداز سے اس کو لیا۔ سب سے اچھی بات یہ ہوئی کہ پہلا کمیشن تین ججز پر مشتمل تھا اور تینوں بڑے نام ہیں جنھوں نے اس پر کام کیا اور دن رات کام کیا۔ ان کے خیال کے مطابق یہ تھا کہ ان کی سمجھ میں یہ چیز نہیں آ رہی تھی کہ آخر یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے اور یہ لوگ کیسے disappear ہو رہے ہیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسخ شدہ لاشیں بھی ملیں۔ ان لاشوں کو جس بے حرمتی کے ساتھ سڑکوں پر رکھا گیا، انسانیت کبھی اس کی اجازت نہیں دیتی۔ لہٰذا اس کمیشن کو جو TOR دیا گیا وہ یہ تھا کہ آپ دیکھیں کہ یہ جو لاشیں مل رہی ہیں یا یہ لوگ اغوا ہوئے ہیں، اس کی causes کیا ہیں؟ یہ کون لوگ کر رہے ہیں۔ ایک تاثر یہ آ رہا تھا کہ ان کو ایجنسیاں لے جاتی ہیں۔

ایجنسیاں مار کر پھینک دیتی ہیں۔ اس aspect کو بھی examine کیا۔ اس پر بھی کمیشن کی recommendations موجود ہیں۔ جب سپریم کورٹ میں پورے پاکستان سے جب یہ different writs آئیں تو وہ کل چار سو سولہ تھیں۔ ۶۰۰۰ کے اعداد وشمار کی ہم نے مختلف جگہوں سے تفصیل منگوائی تو اس وقت چیف منسٹر بلوچستان نے ہمیں ۱۹۴۹ کی تفصیل دی۔ ہماری ایک بہن مسز آمنہ جنجوعہ کے میاں اغوا ہوگئے تھے۔ اس کی تفصیل میں، میں نہیں جانا چاہتا۔ انہوں نے بھی اپنی ایک این جی او بنائی۔ انہوں نے بھی ہمیں ۱۹۴ کی اپنی ایک لسٹ دی۔اس کے بعد ہماری جو بات چیت براہمداغ بگٹی کے ساتھ چلی، حربیار کے ساتھ چلی، ہمارے اور بہت سے وہاں کے لیڈروں نے بھی ہمیں ایک لسٹ دی۔ وہ ۱۸۳۱ لوگوں کی تھی۔ یہ میں factual figure بتا رہا ہوں اور جو exaggeration ہوئی اور exaggeration کے درمیان میں جو کام ہوا، total suspected to have been abducted came out to be 2390. اس کے بعد ہم نے ان کو proper scrutinize کیا اور ہم نے دیکھا کہ ۱۳۵ کے پتے مکمل نہیں تھے like Ali S/o Anwar اور کوہلو لکھا ہوا تھا۔ انہیں کہاں سے ڈھونڈیں گے۔ Its like John Anniu. We could not find it. اور جن کے particulars ٹھیک نہیں تھے، وہ ۲۴۱ تھے اور جن کی ٹوٹل کوئی انفارمیشن ہی نہیں تھی، صرف نام دیے ہوئے تھے، وہ ہمارے پاس کل ۱۲۲۵ نکلے۔کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ لوگ جن کا صرف نام دیا یا تو وہ بلوچستان سے باہر افغانستان میں تھے کچھ میں نے کہا ان ناموں کو نادرا میں ڈال کر دیکھو کیا ہے تو ان میں سے ۱۳ لوگ ہمیں ملے جو مڈل ایسٹ میں کام کر رہے تھے اور ان کی بھی statement ہم نے ریکارڈ کی۔ Fudging of the figure بے سرو پا تھی لیکن ہم نے کہا کہ ان سب کو دیکھنا چاہیے۔ ہر case کو ایگزامن کرنا چاہیے۔ اسی وقت، آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیجیے، اس date سے پہلے missing persons کی کوئی ایف آئی آر نہیں ہوتی تھی۔ I designed the proforma myself and I instructed all the Home Secretaries and IGs that henceforth اگر گمشدہ افراد کی کوئی بھی missing persons complaint کی آتی ہے تو اس پر کوئی سوال کیے بغیر ایف آر درج ہوگی اور اگر کسی law enforcing agency کا نام بھی آتا ہے تو اس کا نام بھی ایف آئی آر میں ہوگا۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بلوچستان میں پولیس کے خلاف بھی ایف آئی آر درج ہوئیں۔ کچھ ایف سی کے لوگوں کے خلاف بھی درج ہوئیں۔ ہم نے کہا کہ قانون کو مساوی لحاظ سے استعمال کریں تا کہ کسی کے دل میں یہ وہم نہ آئے کہ شاید transparent نہیں ہیں۔ اس چیز کو further examine کرانے

کے لیے، جسٹس کمال منصور، آپ کو پتا ہے کہ سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج ہیں، جسٹس فضل الرحمٰن بلوچستان ہائی کورٹ کے جج ہیں اور جسٹس ناصرہ اقبال ہماری former Judge ہیں لاہور ہائی کورٹ کی، ان سب نے ان تمام کیسوں کی سکروٹنی کی one by one یعنی دو ہزار سے زیادہ کیسوں کی ایک ایک کر کے سکروٹنی ہوئی اور اگر کوئی کمیٹی ان کا interview کرنا چاہتی ہے تو they are most welcome ضرور کرے، But what I am telling here, I am telling what has ever come on record in their reports. جو کیس کمیشن کو ٹرانسفر ہوئے، مختلف جگہوں سے وہ ۵۲ تھے۔ جو نئے کیس آئے، جب وہ اپنے دفتر میں بیٹھے اور چاروں صوبوں میں گئے، it was not only for Balochistan, we decided to have it all over the country. تو ان میں ۶۲ نئے کیس آئے۔ اس وقت ان کے پاس نئے 114 کیس آ چکے تھے، جب انہوں نے کام شروع کیا انہوں نے ۳۲ لوگوں کو ٹریس کیا۔ کوئی باہر چلا گیا ہوا تھا۔ کوئی جیل میں پڑا ہوا تھا۔ اس کی ضمانت ہی نہیں ہوئی تھی۔ کچھ لوگ اپنی مالی مجبوریوں کی وجہ سے غائب تھے۔ کچھ لوگوں کے گھریلو مسائل تھے اور they had gone underground اور کچھ لوگ جیلوں میں جا چکے تھے لیکن ان کے پیچھے کوئی نہیں تھا۔ کل untraced persons میں سے ۳۲ افراد ڈھونڈ لیے گئے اور انہوں نے بوجوہ ۳۵ cases dispose of کیے اور انہوں نے ۱۱۴ میں سے کل ۶۷ کیس dispose of کیے اور اکتیس دسمبر 2010 کو ۴۷ کا بیلنس رہا۔ مجھے سپریم کورٹ نے بلوایا۔ میں نے وہاں بھی ان کو بریفنگ دی اور اس بریفنگ کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ہمیں سپریم کورٹ کا کام تھوڑا سا light کرنا چاہیے کیونکہ جتنی بھی لاپتا افراد کی رپورٹ ہوتی ہے، وہ سیدھا سپریم کورٹ میں جا کر رٹ کرتا ہے تو ہم ان کے لیے ایک permanent forum دے دیتے ہیں۔ ہم نے ایک permanent commission on missing persons headed by Justice Javed Iqbal دیا اور ایک سینئر آئی جی رینک کا بندہ، جو کے پی کے میں آئی جی رہ چکے ہیں، شریف ورک کو ان کا ممبر بنایا اور انہوں نے اس کی پوری تفتیش کی اور اس تفتیش کے بعد کہ ۴۷ کیسے ملے تھے، ان کے آنے کے بعد ۴۸ کیس ان کے پاس اور آئے۔ کل ۹۵ ہو گئے اور انہوں جو افراد ٹریس کیے، میں صرف بلوچستان کی بات کر رہا ہوں، وہ ۴۲ تھے۔ ان میں سے جن کیسوں کے کوائف پورے نہیں تھے یا ان کے مطابق fake تھے، وہ سترہ تھے۔ انہوں نے 59 cases dispose of کیے۔ Officially registered missing persons in Balochistan as per the report of the

Commission which have received today are only 36. آپ مجھے یہ بتائیے کہ پنجاب میں اس وقت 222 missing persons ہیں۔ کے پی کے میں over 100 ہیں اور بلوچستان میں اس ریکارڈ کے مطابق ۳۶ ہیں۔ آخر اس کی hue and cry کیوں؟ اس لیے کہ اس کے پیچھے انٹرنیشنل میڈیا ہے۔ اس کے پیچھے hostile elements ہیں۔ وہ اس کو exploit کرنا چاہتے ہیں۔ جب ۳۶ لوگ ہیں، ان میں سے بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے بارے میں ہم شک کرتے ہیں کہ اس وقت وہ بلوچستان میں ہیں۔ سپریم کورٹ نے بھی ان پر *suo moto* action لیا and I am really grateful to the Chief Justice of Pakistan انہوں نے اس پر بہت محنت کی، بہت توجہ دی اور بہت وقت اس پر لگایا۔ انہوں نے سب کو سنا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کو زیادہ assistance کی ضرورت تھی۔ اس لیے میں missing persons کے معاملے میں پارٹی بنا ہوں اور میں نے یہ درخواست کی ہے کہ بہت سی چیزیں آن ریکارڈ نہیں ہیں جو کہ ایک آئی جی ایف سی یا ایک ڈی سی یا ایف پی آپ کو نہیں بتا سکتا۔ مجھے موقع دیں کہ میں آپ سے تمام تفصیل عرض کروں۔ اس میں چار افراد، ڈاکٹر دین محمد اور چار پانچ لوگ ہیں۔ یقین کریں کہ ان کو بھی ڈھونڈنے کی ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔ چیف جسٹس نے ہمیں جو حکم دیا ہے اس کی تعمیل کی ہم پوری کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ہم بندے نکالیں گے۔ وہ کہاں جائیں گے۔ یہاں نہیں ہوں گے تو افغانستان میں ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کو کسی نے سوئزرلینڈ بلا لیا ہو۔

(مداخلت)

سینیٹر اے رحمٰن ملک: میں آپ کو بتاتا ہوں کہ چار ہیں۔ چار میں سے ایک بازیاب ہوا ہے اور تین ابھی رہتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ان تین بندوں کی وجہ سے آپ نے دیکھا ہے کہ میڈیا روزانہ hype کرتا ہے اور پچھلے چند دنوں سے ان کی وجہ سے ایسے لگ رہا تھا، جیسے کہ حکومت بلوچستان collapse ہو گئی ہے۔ Federation has failed to perform their duties under the relevant section of the Constitution of Pakistan. تو میری آپ سے عرض ہو گی کہ یہ جتنی بھی briefing ہے اور جو book کے علاوہ یہاں پر آپ کو جتنے بھی proofs دوں گا، آپ یہ بحیثیت رکن سینیٹ اور officially as a Chairman Senate Chief Justice of Pakistan کو ضرور بھیجیں تا کہ وہ پہلو جو ان کو نہیں بتائے گئے تھے، اس DVD/CD سے دیکھ سکیں۔

اگر *Sahib* Chief Justice مزید explanation چاہتے ہیں تو میں وہ بھی دینے کے لیے تیار ہوں۔ پنجاب، بلوچستان یا سندھ حکومت ہو، ہماری جتنی بھی حکومتیں ہیں، ساری کام کر رہی ہیں، دیے ہوئے resources کے اندر سارے لوگ کام کر رہے ہیں۔ We all love Pakistan, we work for Pakistan, we have to work for Pakistan and for the coming generations. وہ لوگ دشمن ہیں جو آج میرے بھائیوں، میرے فوجیوں، میرے FC کے لوگوں اور عام معصوم شہریوں کو شہید کر رہے ہیں۔ ایک دھوبی جو بلوچستان، کوئٹہ میں کام کرنے کے لیے گیا تھا اس کو شہید کر کے کیا ملا؟ کیا ان لوگوں کے کپڑے دھلنے بند ہو گئے لیکن آپ نے پنجاب میں کیا message بھیجا؟ آپ نے آٹھ بیچارے سندھی فقیر جنھوں نے ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں، ان مانگنے والوں کو مار کر ٹرک میں بند کر کے سندھ، کراچی بھیج دیا، آپ کیا message بھیج رہے ہیں؟ اصل میں message terror ہے، terror to the people of Balochistan کہ دیکھو! اگر تم نے ہمارا ساتھ نہ دیا تو ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے اور وہ یہ کرتے ہیں۔ میں یہ عرض کر دوں کہ پچھلے چودہ اگست کو انہوں نے یہ اعلان کیا ہوا تھا کہ آپ کو آزادی مل جائے گی، اس لیے ہمارا ساتھ دو۔ میرے پاس proper printing کے ساتھ سو روپے کا ایک نوٹ موجود ہے جس پر آزاد بلوچستان لکھا ہوا ہے۔ آخر یہ کیوں ہو رہا ہے؟ کوئی تو کروا رہا ہے اور یہ سارے وہی elements ہیں، آپ تھوڑی دیر تک جن کی جھلک دیکھیں گے۔

جناب! میں missing persons کی بات کر رہا تھا کہ 36 total رہ گئے ہیں۔ Supreme Court میں جو 416 درخواستیں آئی تھیں، ان میں سے صرف 78 رہ گئے ہیں اور ان میں سے بھی جو claim کر رہے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ government یا کسی agency کا ہاتھ ہو، وہ total 34 ہیں۔ میں آج missing persons پر اس لیے بولا ہوں کہ روزانہ ہمارے anchors کے programs, newspapers کی headlines, intellectuals کی writings سے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے پورا بلوچستان اغوا ہو رہا ہے۔ جناب! ایسا نہیں ہے، چند لوگ ضرور ہوتے ہیں لیکن میں ایک عرض اور کروں یہ صرف BLA, BRA, BUF سے ہی نہیں ساتھ لے رہے، وہاں پر کچھ اور لوگ بھی اپنی کرامات دکھا رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے ایک بیان دیا تھا کہ مجھے گلگتی چہرے نظر آ رہے ہیں جو sectarian killings میں ملوث ہیں اور پہلا گلگتی چہرہ مجھے کوئٹہ ہی میں سریاب روڈ پر نظر آیا تھا۔ جب میں نے یہ کہا کہ میری intelligence کے مطابق یہ لوگ کراچی میں کچھ

عمل کرنے والے ہیں تو میرے خلاف بشمول میری پارٹی کے کچھ لوگوں کے باہر کے لوگوں نے بیان
دیا کہ رحمٰن ملک نے غلط بات کی ہے۔ یہ ethnicity کی بات کر رہے ہیں۔ میں نے خدا نخواستہ گلگت
بلتستان کی بات نہیں کی تھی۔ میں actually ان لوگوں کی بات کی تھی جو گلگت کے پہاڑی علاقے میں
paid ہوئے اور انہوں نے اپنا operation شروع کیا۔ گلگت کے بعد کراچی میں جو واقعہ ہوا، وہ آپ کے
سامنے ہے۔ جب شاہراہ ریشم پر سترہ شیعہ شہید کیے گئے، ہم نے وہ لوگ پکڑ لیے ہیں اور وہ گلگت پولیس
کی custody میں ہیں، جناب! کسی نے تو ان کو بہلایا، کسی نے تو ان کو پھسلایا۔ اب بھی مجھے
foreigners visit to Gilgit ban کرنا پڑا، وہ جن لوگوں سے جا کر ملتے ہیں اور کچھ لوگ ایک نیا
نقشہ تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں ان کو warn کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری intelligence
agencies کو اتنا weak اور نحیف مت سمجھو۔ If you are trained, we are more
trained than you. If you are patriotic to your cause, we are more
patriotic to Pakistan and will ensure any such element who ever
tries to do and try to inflict any harm to Pakistan, we will not give
them a chance. This is my clear warning and undertaking to you, to
the nation, to everybody. They should listen to me with their open
ears that we know how to defend our country. جو تم بناتے ہو، ہماری
intelligence اتنی تیز ہے کہ اس کے نقشے ہمارے پاس پہنچ جاتے ہیں اور ہم اس طرح سے action
لیتے ہیں۔ جیسا کہ مالاکنڈ سوات میں ہوا، کسی نے چترال میں بھی کوشش کی، اس کا blue print بھی
ہمارے پاس ہے۔ ہم نے اس کے handlers کو بھی پکڑا۔ جناب! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ دشمن تو
جاری رکھے گا اور جاری رکھنے کے لیے ہی وہ کام کر رہا ہے۔ ابھی مشہدی صاحب جن جذبات سے بات کر
رہے تھے، ان کی آواز نہیں نکل رہی تھی۔ یہ کراچی میں رہنے والے ہر بندے کی آواز ہے کہ وہاں بھی ایک
سازش ہو رہی ہے۔ جناب! اگر آپ نظر دوڑائیں تو گلگت میں جنگ نہیں ہو رہی، وہاں شیعہ سنی کی
جنگ کروائی گئی and I had impose curfew. I had to disconnect all the
phones. We controlled. کوئٹہ کے علاقے میں جنگ نہیں ہو رہی، وہاں disorder,
destruction زائرین کا قتل، شیعہ لوگوں کو شہید کرنا، علما کو شہید کرنا، میں غفور حیدری صاحب کو
جب میں Assistant Director تھا، اس وقت سے جانتا ہوں، میں نے ان کے دل میں کسی دوسرے

sect کے خلاف بغض نہیں دیکھا۔ ان کی ہر ایک سے دوستی ہے، شیعیوں سے بھی دوستی ہے۔ پانچ وفاق المدارس ہر مہینے میرے ساتھ بیٹھتے ہیں، ہم دعا مانگتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، کھانا کھاتے ہیں اور اکٹھے ہی statements دیتے ہیں۔ جب ان کے level پر کوئی difference نہیں ہے تو یہ difference کہاں سے آرہا ہے؟ جناب یہ difference create کیا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین! کراچی میں ایک سوچی سمجھی scheme کے تحت یہ کام ہوتا ہے اور ایک طرف ہم افغانستان اور پاکستان کی سرحدوں کو بھگت رہے ہیں اور دوسری طرف ہم پر international allegations لگتے ہیں۔ ایک David Headly پیدا ہو جاتا ہے جو کہیں ملتان کی پیداوار ہے اور یہ نام adopt کرلیتا ہے، وہ use ہوتا ہے۔ ممبئی میں attack ہوتا ہے، پاکستان کا نام لگتا ہے اور میں نے اس وقت بھی اپنے counterpart سے کہا تھا کہ محترم چدم برم صاحب I have serious submission that there are some people from India involved in it and I think what I said, it was right. آپ نے ابو جندال کا نام سنا، اس کی اپنی statement ہے کہ میں انڈیا کا رہنے والا ہوں، پاکستان گیا تھا یا بھیجا گیا تھا اور کراچی میں اس کا ایک camp office تھا۔ چدم برم صاحب کا اپنا بیان ہے کہ یہ ابو جندال انڈیا میں trained ہوا۔ میں نے سوال کیا اور انڈیا کو لکھ کر بھی بھیجا کہ ہمیں بتائیں کہ آپ نے ایسے کتنے ابو جندال trained کرکے پاکستان بھیجے ہیں جو کراچی میں اپنا camp لگا سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا کراچی میں کوئی اثر ورسوخ تو ہے۔ کراچی کی جو صورتحال ہے، اس کو میں بلوچستان سے علیحدہ نہیں کروں گا۔ اس لیے کہ one of the army organizations میں نے آپ کے سامنے prescribed organization کا نام لیا ہے، ان میں سے ایک organization کا جسقم کے ساتھ direct connection ہے۔ ان کا کراچی اور لیاری میں بیٹھے ہوئے کچھ لوگوں سے connection ہے۔ وہاں آپ آزاد بلوچ کے pamphlets دیکھتے ہیں، آزاد بلوچ کا flag دیکھتے ہیں تو مجھے یہ بتائیے میں کیسے کہوں کہ ان کا تعلق نہیں ہے؟ کراچی سے اغوا ہونے والے لوگ via 'حب' افغانستان جاتے ہیں تو کون مدد کرتا ہے؟ BLA, BRA والے کرتے ہیں۔ میں fund raising کی بات کررہا تھا کہ ایک تو ان کے masters دیتے ہیں، دوسرا یہ اغوا کرکے جو تاوان لیتے ہیں وہ بھی اس میں شامل ہے۔

میں یہ بات واضح کر دوں کہ آج غفور حیدری صاحب نے جو transit trade کی بات کی ہے، ہمارے پاس intelligence ہے کہ اس میں سے پانچ ہزار روپے طالبان کو جاتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر اے رحمٰن ملک: میں بات کر لوں تو آپ جو سوال کریں گے، اس کا جواب دوں گا۔ میں آپ کو accuse نہیں کر رہا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Molana *Sahib* no cross talk. Please go ahead.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ جو transit trade ہے، آپ نے تو اسلحہ کہا ہے، میں transit trade on the whole بات کر رہا ہوں کہ transit trade کے لیے جب وہ افغانستان کی سرحد سے گزرتے ہیں تو طالبان پانچ ہزار روپے جانے کے لیتے ہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ funds generate کرنے کے مختلف طریقہ کار ہوتے ہیں۔ آج میں آپ سے بات کر رہا ہوں کہ six billion dollar drug proceed is going from that areas on Pakistan and Afghanistan border. اس کا پانچ فیصد لازماً ان terrorists کو جاتا ہے، میں لفظ لازماً استعمال کر رہا ہوں کہ جب war lords and drug barrens these mafias including this extortion mafia and then if they take a huge an umbrella of certain parties, it becomes the problem. یہ ہمارا ایک national issue ہے، اس لیے میں نے collective رہنے کی بات کی ہے اور collective approach کی بات کی ہے۔ کس کو پتا نہیں ہے کہ لشکر جھنگوی کا capital جھنگ میں ہے، میں اس کی detail میں نہیں جانا چاہتا لیکن جو سیال کوئٹہ میں کر رہا ہے، کس کو پتا نہیں ہے، everybody knows about it. یہ میں نہیں کہہ رہا۔ اسی لشکر جھنگوی کے لوگ جب شیعہ دوستوں کو شہید کرتے ہیں تو وہ claim کرتے ہیں، بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم نے اتنے شیعہ کافر شہید کر دیے ہیں، میں کہتا ہوں کہ آج یہاں پر قرارداد pass کریں کہ سارے شیعہ مسلمان ہیں، وہ کافر نہیں ہیں۔ یہاں پر ہر ایک کو undertaking دینا چاہیے، ہر leader کو بولنا چاہیے، چاہے وہ میں ہوں، چاہے میاں شہباز شریف ہوں، چاہے میاں نواز شریف ہوں، چاہے صدر زرداری صاحب ہوں، چاہے الطاف بھائی ہوں، چاہے اسفند یار صاحب ہوں یا even ڈار صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، سب کو undertaking دینا چاہیے، ہمیں یہ consensus لانی ہو گی۔ پاکستان کا Constitution آپ کو ہر religion practice کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ وہ نماز different طریقے سے پڑھتے ہیں، ان کو صرف

اسی لیے شہید کرتے ہیں کہ وہ آپ کی پیروی نہیں کرتے، I am sorry, I am vocal, میں کوئی جذباتی نہیں ہوں، emotional نہیں ہوں---

Mr. Acting Chairman: Minister *sahib*, it was never before.

Senator A. Rehman Malik: I agree but it is there.

Mr. Acting Chairman: Today, find out the reasons.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: میں آپ کو reasons بھی دیتا ہوں کہ یہ چیزیں پیدا کی گئیں۔ جب Soviet Union, Afghan war نہیں تھی تو there were only three schools in Balochistan particularly in Quetta, today there are 223, *shia* schools, there are so many *Madrasas*, I am not condemning the madrasas, میں ان کی کوئی برائی نہیں کر رہا ہوں، یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں، یہ قوم کی خدمت ہے۔ میں یہ بتاتا ہوں کہ کیا David Hedley کسی مدرسے کا پڑھا ہوا تھا، he was educated in English schools, he got involved into the terrorism. کیا شیخ عمر کسی مدرسے کا پڑھا ہوا تھا، نہیں، جناب! یہ ایک mind set ہے، it is not the educational institution which makes somebody terrorist, it is a motivation, it is political mind set, this mind set is bad for the country. جہاں پر polarization تو ہے، وہاں پر religious polarization بھی دیکھ رہے ہیں اور اس نے two schools of thought کو آمنے سامنے کھڑا کر دیا ہے جس میں شیعہ اور سنی ہیں۔ آپ اس کا مظاہرہ کراچی میں دیکھتے ہیں، وہ آپ کے سامنے ہے، آپ اس کا مظاہرہ کوئٹہ میں دیکھ رہے ہیں، آپ نے اس کا مظاہرہ گلگت میں دیکھا، آپ نے اس کا مظاہرہ راولپنڈی میں دیکھا، آپ نے اس کا مظاہرہ لاہور میں دیکھا۔ جب محرم کا مہینہ آتا ہے، ہماری administration کی ساری قوتیں اس پر سرف ہوتی ہیں کہ ہم نے شیعوں کو کیسے بچانا ہے، جب سنیوں کا جلوس نکلتا ہے، کیا اس پر کبھی attack ہوتا ہے، نہیں ہوتا، آخر کوئی تو ہے جو اس کو engineer کر رہا ہے۔

جناب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر بھی proxy war ہے جب میں آپ کو in-camera briefing دوں گا تو پھر میں کھل کر بولوں گا کہ وہ کونسے ممالک ہیں جو یہ proxy war کرا رہے ہیں،

ان کے اس سے کیا فائدے ہیں۔ دیکھا جائے تو terrorism اس مذہب کے نام سے شروع کی گئی جو آپ کو امن اور محبت کا درس دیتا ہے، کیا کہیں مذہب میں لکھا ہے کہ خودکش حملے کرو، کیا ہمارے مذہب میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کو قتل کرو، نہیں لکھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کے ساتھ جو سلوک تھا، وہ کسی کو نہیں بھولا، میں عالم تو نہیں ہوں، نہ اس وقت ایسی کوئی بات کرنا چاہتا ہوں لیکن میں نے جو کچھ سیکھا، وہ یہی کہتا ہے، پیار، محبت اور سینے سے لگانا ہے کیونکہ یہی ہمارا پوری دنیا کو پیغام ہے، اسلام کیوں پھیلا، اسی پیار، محبت اور امن کی وجہ سے پھیلا۔ آج اسی مذہب کی آڑ میں terrorism ہے، اسی کی آڑ میں جو کچھ آج ہو رہا ہے، وہ آپ کے سامنے ہے۔ میں آج اس نتیجے پر پہنچ رہا ہوں کہ طالبان کے کچھ faction نہیں چاہتے، میری اپنی اس میں research ہے، ہو سکتا ہے کہ حکیم اللہ محسود کسی کو مارنا نہ چاہتا ہو، who knows who is killing whose name who, there are so many wheels within wheels. جب میں یہ دیکھ سکتا ہوں کہ ایک ملک کا Minister محسود کو مل سکتا ہے، بیت اللہ محسود کو مل کر پیسوں کی گٹھڑی دے سکتا ہے، اس کے ساتھ اسلحہ کا معاہدہ کر سکتا ہے، میں کیسے یقین کروں کہ یہ مذہبی war نہیں ہے، یہ ساری economic war ہے، یہ سارے economic فائدے ہیں۔ وہ چند ٹکوں پر بکنے والے ہمارے ساتھی ہیں، مجھے بتائیں، suicidal bomber ہو یا کوئی بھی terrorist ہو، کیا اس کا چہرہ سفید ہوتا ہے، کیا اس نے عربی چوغا پہنا ہوتا ہے، نہیں، اس نے شلوار قمیض پہنی ہوتی ہے، یہ علیحدہ بات ہے کہ اس نے shave کی ہوتی ہے اور وہ چپل، شلوار قمیض اور ٹوپی بھی سفید پہنتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ میں جنت میں جا رہا ہوں، بہر حال میں اس detail میں نہیں جانا چاہتا۔ جناب! میں دوبارہ عرض کروں گا کہ یہ ایک جو کھیل کھیلا جا رہا ہے، کھیلا گیا، یہ ایک بڑا سوچا سمجھا منصوبہ ہے، ہم Western سرحدوں پر بھی engage ہوئے، میں نے آپ کو بتایا کہ Eastern سرحدوں پر David Hedley سے لے کر ہمارے ساتھ جتنا کچھ ہوا، وہ آپ کے سامنے ہے، ہم مستقبل میں بھی کوئی اچھی امید کی توقع نہیں کر سکتے۔ سب سے پہلے ہمیں اپنا گھر ٹھیک کرنا چاہیے، ہمیں کچھ ایسے measures لینے ہوں گے، ایسے وہ عناصر جو پاکستان میں رہتے ہوئے، پاکستان کے وفادار نہیں ہیں، وہ آج بھی دوسروں کے اشاروں پر کھیل رہے ہیں، ہمیں ان کے خلاف کام کرنا ہوگا۔

جناب! میں missing persons پر آ رہا تھا، میں نے جیسے عرض کیا تھا کہ total 78 and 36 رہ گئے ہیں، اس وقت missing persons پر commission بنا ہوا ہے، ہم 115 لوگوں

کا مسئلہ resolve کریں گے کیونکہ یہ معاملہ کل بہت زیادہ agitate ہوا تھا، اس لیے میں نے سمجھا کہ اس پر ضرور بات کروں گا۔ اب دیکھنا ہے کہ ہمارے لیے کیا ہو رہا ہے، اگر آپ اس سے پہلے مجھے اجازت دیں تو میں تین، چار proofs دکھا دیتا ہوں، باقی میں in camera دکھاؤں گا۔ بریگیڈئر لودھی please, start کریں۔

جناب! میں ایک book کی quote لایا ہوں، یہ بہت مشہور کتاب ہے، یہ Harrison نے لکھی ہے، میں اس کا ایک paragraph پڑھ رہا ہوں، اگر دوست پڑھ سکتے ہیں تو مجھے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر کہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ Selig Harrison کی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جی، اس کی بات کر رہا ہوں، میں اس کا ایک paragraph quote کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ بڑی پرانی کتاب ہے۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: وہ پرانی بات ہے لیکن یہاں پر اس کی relevance بہت ہے، اگر اجازت دیں تو میں پڑھ دوں۔

Mr. Acting Chairman: Please.

Senator A. Rehman Malik: "If it were not for the strategic location of Balochistan and the rich potential of oil, uranium and other resources, it would be difficult to imagine anyone fighting over this bleak, disarrayed and forbidden land a mere look at the map quickly explains why strategically located Balochistan and Baloch tribesmen who live there easily become the focal point of super power conflict." It is not written today,
اس کو لکھے ہوئے کئی decades ہو گئے ہیں۔ آپ آگے دیکھیں، میں آپ کو صرف بتا رہا ہوں کہ دنیا کا mind set کیا تھا، آج سے many years before mind set کیا تھا۔ یہ بھی ایک Robert Kaplan کی مشہور کتاب ہے، وہ گوادر کے لیے کہتا ہے کہ "its development would either unlock the riches of Central Asia, (میں دوبارہ repeat کرتا ہوں، اس کو غور سے

its development would either unlock the riches of Central Asia (سنیں آج or pledge Pakistan into savage and potentially terminal civil war."

آپ وہی چیز دیکھ رہے ہیں جب گوادر بنا، گوادر بننے کی مخالفت کی گئی گوادر بننے کے بعد اس کو چلنے نہیں دیا جا رہا اور اب civil war situation ہے۔ آج بھی گوادر کی گلیاں اس کی گواہی دے رہی ہیں، وہاں پر کئے ہوئے projects تباہ ہوئے ہیں، five star hotel بنا، اس کی حالت دیکھ لیں اور وہاں پر یہاں تک ہوا کہ پانی بند کیا گیا اور یہ جان بوجھ کر کیا گیا۔ جب coastguards کے لوگ پانی کے tankers لے کر گئے، تو ان کو بھی وہاں پر مارا گیا اور اس کے ساتھ coast force کے لوگ شہید کئے گئے۔ آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ گوادر کو نہ چلنے دینے کی وجہ یہ تھی کہ کسی نے سالہاسال پہلے asses کر لیا تھا کہ Gwadar is a very important strategic situated position.

جناب! یہ tact ہے، اگر بلوچستان میں proper exploration ہو جاتی، بلوچستان کو proper حقوق دیے جاتے، اس کو توجہ دی جاتی تو شاید آج پاکستان دوبئی سے بہتر ہوتا، UAE سے بہتر ہوتا، سعودی عرب سے بہتر ہوتا۔ We are not lost much, we are not demanding anything, Balochistan not demanding anything جس علاقے کی total population 6.5 million ہے، وہاں پر شہروں اور دوسرے علاقوں کی آبادی 7 million ہو گی، یہ زیادہ تو نہیں ہے۔ آپ اس کے ذخائر دیکھیں،

second highest copper reserves in second highest copper reserves in the world, uranium reserves, name any mineral that is available there, even shell gas is there but having all that, have we not failed as a nation, not we have had our accountability? Why should we not give everything whatever Balochistan wants? Give them more, we have given, let us give them more, give them the full confidence, let them explore it, after all

آپ کا بازو ہے، اگر آپ کا ایک بازو طاقتور ہے تو وہ آپ کی حفاظت کرتا ہے، weak ہو جائے گا تو یہ help نہیں کر سکے گا۔

So, my advice is also there that we have to think over it as a national issue, as a national cause. Let us see. Sir, Minister of

Water and Tribal Affairs arranges Afghan identity cards and travel documents for late Balach Marry and the other leaders.

The issuance of passport to late Balach Marry, دکھائیے، آگے چلیے۔ Brhamdagh Bugti and their family and Raiz Gul under the cover name of Ahmed Javed are shown here. آپ families کے پاسپورٹ نہ دکھائیے، مجھے صرف دو کے دکھائیے۔ جناب! یہ وہ official documents Government of Afghanistan کے ہیں جس میں بالاچ مری کو یہ ساری details دی گئی تھیں۔

Riasat of Tribal Affairs Commission wrote a letter to Riasat Ministry of Interior to issue passport to Brhamdagh Bugti under a cover name of Firdous.

میں آپ کو اس کی کاپی دے دوں گا۔ اب مجھے نہیں پتا براہمداغ بگٹی صاحب نے فردوس کا نام کیوں چنا۔ انہوں نے اپنا نام فردوس اور والد کا نام میرواعظ لکھا۔Next دکھائیں۔

یہ لیٹر افغانستان کی اپنی زبان پرشیامیں لکھاہوا ہے اور ساتھ ہی اس کی translation ہے اور یہ Presidential order ہے کہ براہمداغ بگٹی کو پاسپورٹ دے دیا جائے جو کہ وہاں کی movement کے لیڈر ہیں۔Next دکھائیں۔

On 11th December, 2000 he along with his family arrived in Geneva using Afghan passport under the fake name Ibrahim Rehan. and he traveled on Afghani passport. اب براہمداغ بگٹی صاحب کا دوسرا نام ابراہیم ریحان ہے میرا اپنے سارے فاضل ممبران سے، اپنی پوری قوم سے اور براہمداغ بگٹی سے ایک سوال ہے کہ بھائی تم جس علاقے سے تعلق رکھتے ہو تم ان کے ساتھ sincere نہیں ہو۔ کیا ہی اچھا ہوتا تم کہتے کہ میں یہاں پیدا ہوا، یہ میرا علاقہ ہے۔ آج جب آپ افغانی بن کر travel کر رہے ہیں، افغانستان کا national بن کر رہے ہیں تو کس منہ سے اس movement کو support کر رہے ہو یا lead کر رہے ہو۔ میرا یہ سوال اپنے بلوچستان کے بھائیوں اور بہنوں سے ہے کہ کیا یہ پاکستان سے وفا ہے۔ یہ پاکستان سے وفا نہیں ہے۔ میں نے آپ کو کہا یہ تو کچھ بھی نہیں ہے، بہت سی چیزیں میرے پاس ہیں، یہ میں نے صرف آپ کو تھوڑا سا trailer دکھایا ہے کہ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔ جن کو ہمسایہ ممالک کا دوست ہونا چاہیے وہ ان کی مدد کر رہے ہیں۔

Nextدکھائیں، یہ ان کی فیملی کی تصاویر ہیں، انہیں رہنے دیں۔ جب یہ اسی پاسپورٹ کے ساتھ انڈیا پہنچے تو یہ وہاں کی تصاویر ہیں، یہ مختلف جگہوں کی ہیں۔ان کا ایک ڈپٹی کمانڈر ہے جس کا نام ریاض گل ہے۔ میرے دوست جو بلوچستان سے ہیں وہ اس نام سے خوب واقف ہوں گے that he was and is the actual person جو BRAکے behalf پر بندے بھی depute کرتا ہے، بندوں کو افغانستان بھی لیجاتا تھا، بھیجتا تھا لیکن جب ہماری forcesنے سختی کی تو آج وہ افغانستان چلا گیا ہے، قندھار کے قریب اس کی رہائش ہے اور میں اس وقت بات کر رہا ہوں تو 700 بندے اس کے under training ہیں۔ ذرا وہ campsدکھائیں جو speciallyان کے لیے بنے ہوئے ہیں۔ یہ احمد جاوید کے نام سے ہیں، ان کا نام ریاض گل ہے، ان کو حکومت نے پاسپورٹ دیا ہوا ہے، آپ کے سامنے افغانستان ہے اور اس خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ انڈیا جائیں گے۔ اس پاسپورٹ پر موصوف اپنی فیملی کے ساتھ انڈیا بھی گئے۔ ذرا ان کی اور تصاویر بھی دکھائیں تا کہ قوم کو بھی پتا چلے۔ یہ ان کی تصویر بلوچی ٹوپی میں ہے اور نیچے بڑے ماڈرن dressمیں تصویر ہے اس میں یہ Gate of India پر کھڑے ہیں۔ یہ ان کو بلوچی cause کے ساتھ دے سکتے ہیں کہ اوپر والی تصویر میں انہوں نے بلوچی ٹوپی پہنی ہوئی ہے، نیچے وہ ماڈرن لباس میں Gate of India کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں اور اگلی تصویر میں انہی کپڑوں کے ساتھ لال قلعہ میں کھڑے ہیں۔

میری عرض یہ ہے کہ آپ کو ایک foreign کمک مل رہی ہے، پاسپورٹ بھی مل رہا ہے، پیسہ بھی مل رہا ہے۔ ظاہر ہے یہ اچھی خاصی employment ہے، ایک ذریعہ معاش بنا ہوا ہے، آپ کے پاس a source of becoming rich ہے، ایک صورت میں آپ کو leadershipکے لیے project بھی کیا جاتا ہے اور خدا نخواستہ کوئی براہمداغ بگٹی ہو گا تو he will takeover.

Who is this man? He doesn't have Pakistani passport, he is not getting anything from Pakistan, he is getting all these resources, all this energizing

اور اس killing machine کا جو head نظر آ رہا ہے، میں کہوں گا کہ جو پاکستان میں killing machine کا مکینک ہے، یہ وہ صاحب ہیں۔ میرا ان سے سوال ہے کہ آپ اب بھی deny کریں گے کہ آپ کو باہر سے help نہیں مل رہی ہے۔

آگے دکھایئے کہ ان کو کیسے اسلحہ ملا تھا۔

Afghan Border Tribal Trade pertaining to the approval of 500 Kalashnikov from Balochi terrorists. Show the letter. I know

یہ ساری چیزیں دکھ کر میرے کچھ دوست افغانستان میں مجھ سے خوش نہیں ہوں گے

but I believe in the interest of Pakistan and got to make it public. The world should know, what's happening to us in Afghanistan? We are being made target of the propaganda in the west, our people are being killed in Balochistan, our poor people are being killed in Karachi, in whole country and who is supplying death? Death is being supplied by these characters, actors and these countries should stop all this resourcefulness and whatever they are rendering to these culprits, who are enemies of Pakistan.

یہ اس کو لکھتے ہیں

RAW, Ministry of Defence, Ministry of Interior, Intelligence Wing and Military Affairs, Riasat of Tribal Affairs Commission have unanimously approved that 500 Kalashnikovs will be sent to Baloch freedom fighters for enhancement of their activities.

I asked this question from Afghanistan, you blame us that we have links with Haqanis, we do not have links with Haqanis. We never produce Haqanis. Haqanis are produced by some other people, some other forces but now we have a proof that you are helping, you are assisting the so-called freedom fighters and I want the explanation of the Afghanistan government and I request the Secretary Interior, please write a letter to the Foreign Ministry, Afghanistan and give the explanation, why they are helping these insurgents? These so-called freedom fighters, they have no background. In fact everything has been actually produced, engineered, embedded for us only to disintegrate Pakistan.

اس کے بعد کسی کو شک نہیں رہنا چاہیے، یہاں freedom fighters 500 Kalashnikov کے نام سے آتی ہیں اور ان کا لیٹر موجود ہے اور آکر استعمال بھی ہوتی ہیں، لوگ پکڑے بھی جاتے ہیں، لوگوں

کی statement بھی ہوتی ہے اور اس کی confirmation وہ لوگ کرتے ہیں جو یہ کلاشنکوف استعمال کرتے ہیں۔ Next دکھائیے۔

Letter of dated 13th May, 2008 for provision of 25 Sniper Rifles. These are such dangerous arms as a weapon,

آگے چلیں۔ یہ کہتے ہیں in response to the letter Raam states that as per your demand, یہ لکھا جا رہا ہے جو اس کا handler ہے۔

25 Snipers are hereby approved for you to be utilized by Balochi's for target high ups of Pakistan Military and politicians, MAP's, from Balochistan as well as the officers of ISI, you are hereby informed to collect the arms from this.

یہ لیٹر ان کے ہیں۔ اس کے علاوہ میرے پاس latest بھی ہیں، اگر میں ان کو یہاں public کرتا ہوں تو میری sources destroy ہوجائیں گی۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بالکل نہ کریں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: میں کروں گا ضرور، but I will do in camera اور صرف یہ نہیں جو دوسرے ممالک بھی ان کی مدد کر رہے ہیں، جو مختلف جگہوں کے intercepts ہیں، وہ لوگ جو ہم نے NGO's کے پکڑے ہیں ان کی تفصیلات بھی دیں گے۔ بلوچستان کو پاکستان سے علیحدہ کرنے کا یہ ایک بہت بڑا larger plan تھا، اس میں بہت سے وہ دوست جو ہمیں دوست سمجھتے ہیں یا سمجھتے تھے، ان کے بھی ہاتھ ہیں۔ صرف ایک ہمسایہ ملک نہیں ہے اور بھی ہیں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہو گی کہ آپ کسی بھی وقت عید کے بعد یا عید سے پہلے ٹائم دے دیجیے گا، ساری ایجنسیاں آئیں گی اور دل کھول کر آپ کو بتائیں گے کہ ہم نے کیا دیکھا اور دیکھنے کے بعد ہم کیا کرتے ہیں۔ ہمارے کیا ایکشن ہوتے ہیں اور ہم covert کام کیسے کرتے ہیں تو میں افغانستان سے request کروں گا کہ ہم تو آپ کی بہت help کر رہے ہیں، آپ کی peace process میں help کرتے ہیں، آج بھی we believe that a strong government in Afghanistan is actually a guarantee for Pakistan. کیونکہ جب صدر کرزئی کہتے ہیں کہ میرے بس میں نہیں ہے میں کنڑ سے جانے والے لوگوں کو کیسے روکوں، میں قندھار سے جانے والے لوگوں کو کیسے

روکوں کیونکہ وہ ایریا میری دسترس میں نہیں ہے وہ نیٹو فورسز اور American Army کے پاس ہے۔

Mr. Acting Chairman: Mr. Minister you can't disclose those names now.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: نہیں جناب I can't disclose Mr. Chairman here, we have to take some prints publicly. کل تک یہ ہی ہضم ہوجائیں تو میں شکر کروں گا یہ چھوٹی چیز نہیں ہے، یہ میرے ان دوستوں کی آنکھ کھولنے کے لیے کافی ہے جو اندر اور باہر بہت ہی criticize کر رہے تھے میرا خیال ہے کہ اگر آپ مجھے موقع دیں گے تو میں ضرور ان کو بھی لے کر آؤں گا اور کچھ چیزیں دکھاؤں گا۔ اب میں تھوڑی سی I know مجھے کہا گیا تھا کہ ساڑھے چار بجے تک windup کر دیں۔ بولنے کو تو میں دو اڑھائی گھنٹے تک اور بول سکتا ہوں لیکن میں ابھی چاہوں گا کہ آپ کو میں نے ایک چیز دے دی ہے کہ یہ insurgency یا so called movements یہ بلوچ قوم نہیں کر رہی ہے۔ خدارا! یہ سمجھ جائیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو باہر سے اسلحہ ملتا ہے، جن کو باہر سے پیسے ملتے ہیں، جن کو باہر سے کمک ملتی ہے وہ چند زر خرید لوگ جا کر بلوچستان میں یہ ساری situation create کر رہے ہیں۔ ہاں ساتھ ہی میں یہ بھی کہوں گا کہ ایک موقع ہے کہ جہاں ہم نے بلوچستان میں حقوق کا تحفظ نہیں کیا تو آج ہمیں کرنا چاہیے۔ ہمیں ان کو سب کچھ دینا چاہیے۔ ایریا کے لحاظ سے ہمارے بڑے بھائی ہیں، ہم انہیں پاپولیشن کے لحاظ سے نہیں ایریا کے لحاظ سے بڑا بھائی سمجھتے ہیں اور ان کے جو مطالبات ہیں وہ دل کھول کر پورا کریں، یہ بہت ضروری ہے۔ ابھی میں آپ کو کچھ recommendations دوں گا اور اس کی میں نے تفصیل بنائی ہوئی ہے اگر آپ کہیں تو میں دے دوں گا writing میں آپ لے لیں لیکن موٹی موٹی چیزیں میں آپ کو عرض کر دوں گا۔

First is law and order situation in Balochistan. Second is the engineering of law and order to be put in bad situation. Third is the issue of missing persons and fourth of course, the conspiracy against Pakistan engineered by foreign lands duly being executed by our own people.

تو یہ سارے issues ہیں۔ میں سب سے پہلے یہ کہوں گا کہ اپنا گھر ٹھیک کرنے کے لیے law and order کو بہتر کریں۔ گھر کی چار دیواری اونچی ہو تو بندہ آرام سے سو جاتا ہے، تو ہمیں اب بلوچستان کی law and order کی چار دیواری کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اب اس وقت بلوچستان ایریا کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے جس میں پہاڑ بھی ہیں، میدان بھی ہے اور ریگستان بھی ہے اور جو پاپولیشن ہے وہ بہت scattered ہے لہذا criminals کو رہنے کا اور اپنی کارروائیاں کرنے کا موقع بہت زیادہ مل جاتا ہے۔ میں ایک چیز کی بڑی detail سے study کر رہا تھا، اس میں، میں زیادہ نہیں جانا چاہتا۔ اکبر بگٹی صاحب کی جو شہادت ہوئی تو as a matter of interest میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کیسے ہوئی۔ میں نے وہ سارے حالات و واقعات دیکھے مری قبائل اور بگٹی قبائل کا آپس کا جو جھگڑا تھا وہ بھی دیکھا اور بگٹی صاحب کا اپنا علاقہ چھوڑنے کی وجوہات، جو تین کیمپ تباہ ہوئے وہ بھی دیکھیں۔ پھر ان کی مری قبیلہ سے دوستی ہوتی بھی دیکھی اور جس پہاڑ میں وہ گئے اس کی location کو بھی دیکھا اور اس میں جو mines fit تھیں وہ بھی دیکھیں اور جس طرح ان کی شہادت ہوئی وہ details بھی دیکھیں۔ یہ سب پھر کسی وقت بتاؤں گا کیونکہ مجھے پتا ہے کہ it will take an hour لیکن اس کی اصل حقیقت وہ کیسے ہوا اور اس میں کون سی ایک سازش ملوث تھی اس کی تفصیل بھی میں کسی وقت عرض کروں گا but I am not defending anybody here by the way جن لوگوں کے خلاف case register ہوا ان میں سے کچھ bail پر ہیں And some are being extradited from abroad. تو اس میں جو main issue ہے وہ آپ کی فورسز کی deployment کا ہے حالانکہ جو اتنا rich resourceful صوبہ ہے اور اس کے پاس اپنی پولیس زیادہ نہیں ہے۔ ہم نے اے۔ ایریا کو بی۔ ایریا میں convert کیا لیکن جن logistics کی ضرورت تھی یا جو Administrative system تھا اس کو ہم نے اس سے place نہیں کیا۔ اس کو اس جگہ لائے بغیر آپ کا اے۔ایریا 5% بن گیا اور پھر 95% بی۔ ایریا ہو گیا اور بی۔ ایریا میں نہ پولیس تھی، ظاہر ہے وہ تو چلی گئی تھی اور جو آپ کی لیویز تھی وہ جو پہلے کے لوگ تھے وہ بوڑھے ہو کر مر کھپ گئے اور کچھ تھے وہ trained نہیں تھے۔ آج بھی آپ کی لیویز کی کوئی ٹریننگ نہیں ہے۔ آج میں نے سیکرٹری داخلہ کو directive دیا ہے کہ جتنی بھی لیویز ہے ان سب کو پولیس سے، ایف سی سے اور GHQ سے request کریں کہ وہ بھی ہمیں آدمی دیں تاکہ ہم لیویز کو trained کریں اور ان کو arms and ammunition weapons سے لیس کریں اور کم از کم ایک تحصیل میں جتنی اس کی ضرورت ہے asses کریں پچیس سے تیس لوگ ایک

تحصیلدار اور اس کے اوپر کم از کم تین جمعدار ہونے چاہییں تا کہ اس علاقے کو سنبھال سکیں۔ تحصیل دار اور لوکل سردار اس کا فیصلہ کر سکیں اگر ہم نے اسی سسٹم کو رکھنا ہے تو we will have to bring massive positive changes in it. اس کے لیے میری کچھ تجاویز ہیں اس میں حاصل بزنجو صاحب نے کل کہا تھا کہ آپ پندرہ بلین ایف سی کو دیتے ہیں اس کا آدھا کاٹ کر ایف سی کو دے دیں ایسی بات نہیں ہے پندرہ بلین ایف سی کا original allocated fund ہے اور اس کی جو duties ہیں وہ میں نے کل بتائی تھیں جس میں border management, handling terrorism on border side ہے اور اس کے علاوہ جو سمگلنگ ہوتی ہے اس کو دیکھتے ہیں اور as a force یہ فنڈ اس کو allocate ہوئے to maintain that force میں نے آج یہ تجویز کیا ہے کہ میں وزیراعظم سے ایف سی کے لیے 5 billon rupees as a special grant لیتا ہوں۔ اور یہ میرا اپنے بلوچستان کے دوستوں سے وعدہ رہا کہ we will get it. اس پر میں نے کہا ہے کہ ایک proper meeting کی جائے اور اس کو آگے لے جایا جائے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: آپ اس کے لیے discretionary fund لیں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: آپ کسی چیز کی طرف اشارہ کر رہے ہیں وہ ساری حکومتیں کرتی ہیں، آپ بھی کرتے رہے ہیں اور ہم بھی کرتے ہیں لیکن میں یہ کہوں گا کہ میں additional grant مانگ لوں گا جو فنانس کا ایک technical word ہوتا ہے۔ میں supplementary grant نہیں مانگ سکتا یہ فنانس کا معاملہ ہے میں تو additional grant ہی مانگوں گا۔ supplementary grant اس پر ملتی ہے جو آپ کا already fund ہوتا ہے۔ وزارت داخلہ میں نہیں ہے اس لیے مجھے additional grant کے طور پر مانگنا پڑے گا۔

Mr. Acting Chairman: Dar *Sahib*, it is the money, he is indicating about the money from where it will come or how it will come and what is the name he would talk.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چلو it is ok, I stand educated and correct myself اب ان کے ساتھ یہ ہے کہ ان کے پاس transport کوئی نہیں ہے اور میرا خیال ہے کہ مشاہداللہ صاحب کو next time ساتھ لے کر جاؤں گا اور وہاں چل کے دونوں دو تین علاقوں میں

پھریں گے اور ایسا ہونا بھی چاہیے۔ دیکھیں demonstration ہونی چاہیے کیونکہ حکومت میں تو ہم اکٹھے کام کرتے ہیں تو ایسے علاقوں میں بھی اکٹھا جانا چاہیے۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: زرداری صاحب کو بھی وہاں لے جائیں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: وہ ہو کر آ چکے ہیں اپنا حصہ ڈال چکے ہیں اب آپ کی باری ہے۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ anyway دو گھنٹے سے آپ بڑا hard قسم کا سن رہے ہیں تو I just wanted to change the topic sir. اس میں یہ ہے کہ ان کے پاس ٹرانسپورٹ نہیں ہے، ان کو ٹرانسپورٹ دے رہے ہیں اور جو کل میں نے ایک زیادتی کا ذکر کیا تھا کہ جو وفاقی آفیسرز ہیں وہ وہاں پر نہیں جاتے۔ آپ کو حیرانگی ہو گی کہ بلوچستان سے صرف ایک وفاقی سیکرٹری فیڈرل گورنمنٹ میں ہے۔ جب ہم مانگتے ہیں تو بلوچستان کے پاس افسر ہے ہی نہیں وہاں جو صوبائی سیکرٹری لگے ہوئے ہیں وہ کوئی انیس گریڈ کا ہے، کوئی اٹھارہ گریڈ اور بیس گریڈ میں ہے، اب اسٹیبلشمنٹ نے فیصلہ کیا ہے with the approval of the Government کہ ہم اس میں کچھ additional posts لے آئیں تاکہ ہم اس کی کمی پوری کر سکیں۔ جس میں جو DMG Officers کی وہاں 79 کی کمی ہے اور اتنی ہی تعداد پولیس افسران کی ہے یہاں پر بھی ان کی کمی پوری نہیں ہے ظاہر ہے وہ ٹھیک کہتے ہیں کہ جو ان کی representation ہے وہ ان کو نہیں مل رہی ہے تو ہم انشاءاللہ ان کو دیں گے۔ رہی پوسٹوں کی بات تو میں نے حاصل بزنجو صاحب کو کہا تھا کہ ہم نے وہ پوسٹیں دی ہیں۔ یہ بالکل حقیقت ہے کہ دو سال اس کو وفاقی حکومت فنڈ کرے گی اس کے بعد صوبائی حکومت کرے گی۔ ہم نے ایک کام تو initiate کیا۔ اب اگلی دفعہ اس کے بجٹ میں آئے گی جو لوگ بھرتی ہو چکے ہیں I assure on the floor of the House کہ وہ کسی بھی صورت میں terminate نہیں ہوں گے۔ ان کو جو ملازمتیں دی گئی ہیں وہ مستقل بنیادوں پر ہیں اور ضرور رہیں گے۔

اگلی بات انہوں نے کی تھی کہ فنڈز جو ہیں وہ MPAs کو دیے اور کل اس میں تحفظات تھے ہمارے فاضل دوست ڈار صاحب کے کہ اس میں جتنے بھی فنڈز ملے ہیں لوگ کھا پی گئے ہیں کوئی کام نہیں ہوا تو اس میں، میں یہ عرض کر دوں کہ ایسی بات نہیں ہے میرے پاس ان کی پوری تفصیل ہے میں ان کو یہ بالکل عرض کر دوں گا اور وہ اس کو study بھی کر لیں۔ جتنے بھی funds allocate ہوئے ہیں ان کو باقاعدہ وہاں کی Planning and Development Department نے جاری کیا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Minister *sahib*, do you want to say that the funds of Rs.300 million given to the MPAs of Balochistan were utilized properly.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: میں یہ نہیں کہہ رہا۔ They are being utilized properly اور اگر کسی کو اعتراض ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ تو defend کر رہیں نا اس کو۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: دیکھیں میرے پاس جو information آئی ہے، میں آپ کو وہ convey کر رہا ہوں۔ جو information میرے پاس آئی ہے حکومتِ بلوچستان سے، ان کا یہ کہنا ہے کہ وہ اس الزام کو deny کر رہے ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! وزیرِ داخلہ اتنے سادہ نہ بنیں۔ وہ کیا یہ کہیں گے کہ ہم نے پیسے کھا لیے ہیں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! اگر مجھے بات کرنے کی اجازت دے دیں تو میں اس کو clarify کروں گا۔ ظاہر ہے یہ ایک بڑا serious issue ہے۔ میں پہلے وہ عرض کر دوں جو مجھے انہوں نے کہا ہے۔ ظاہر ہے we are sitting in the Senate not in the theatre. Sorry sir, we have to be very serious. جب میں کہہ رہا ہوں تو میں کسی authority کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ میرے پاس documents موجود ہیں، میں پیش بھی کر سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم deny کرتے ہیں اور اگر کوئی فورم ان کا حساب لینا چاہتا ہے تو ہم حاضر ہیں۔ اگر سینیٹ کو کوئی گلہ ہے یا یہ ایسا سمجھتے ہیں تو ایک کمیٹی بنا دیں، ان کو کہیں کہ سارے funds کی detail لے آئیں۔ یہ بات پوچھنا آپ کا حق ہے، آپ سینیٹ ہیں، Upper House ہیں، you can ask for any detail of any project. اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں اتنے strong views ہیں تو میرے خیال میں اس میں کسی قسم کی رعایت نہیں ہونی چاہیے۔ اگر کسی نے اس میں دھاندلی کی ہے-----

Mr. Acting Chairman: Minister *sahib*, instead of making a committee of Senate, you are the Minister for Interior, why don't you say to FIA to go and investigate them.

Senator Mohammad Ishaq Dar: It is there own ADP, it is their own amount, what we are flagging. What is happening in Pakistan, that is all. So we should not take it

کہ خواہ مخواہ اس کو defend کریں۔ ساری دنیا کو ان چیزوں کا پتا ہے۔

Mr. Acting Chairman: You can't keep Balochistan aloof.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب! میں اگر بول رہا ہوں تو میں پھر question کا جواب دے دوں گا۔

Please allow me to finish first. Sir, one is allegation, second is perception and third is reality. If there is an allegation, fine, we say it is an allegation but if we have to come to the truth, there are certain tools available in this Government, there are certain tools available in that Government. On top of it, you are the Upper House, simply order an investigation. If you order an investigation to the Police, FIA or anyone, they will bring you the results. Alleging somebody especially when the representative of that Government is not here, I think just levelling allegations and then going from this House can damage that Government. Therefore, my request would be that let this be investigated if there is any doubt.

سینیٹر سردار فتح محمد محمد حسنی: جناب! آپ کی اجازت سے ایک بات کہنا چاہوں گا۔ جہاں تک بلوچستان کے funds کا تعلق ہے، صرف بلوچستان کیوں؟ اگر آپ نے اس طرح کی کوئی انکوائری کرنی ہے تو پھر پورے پاکستان میں کریں، سارے صوبوں کی کریں۔ خصوصاً بلوچستان کا بار بار نام لے کر انکوائری کی بات کیوں کی جاتی ہے۔ 64 سال کے بعد پہلی مرتبہ اگر پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے NFC Award کے تحت بلوچستان حکومت کی funding کی ہے تو ان کو ان کا کام کرنے

دیں۔ جہاں تک احتساب کی بات ہے، ظاہر ہے انہوں نے پھر عوام کی عدالت میں جانا ہے، وہیں سے کوئی فیصلہ آئے گا۔

Mr. Acting Chairman: Minister *sahib*, are you going to wind up now? Please wind up.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب! یہ ایک document وہاں سے آیا ہے۔ میں آپ کو پیش کرنا چاہوں گا، اگر آپ اسے کسی سے study کروالیں، اس میں funds کی detail ہے، جہاں وہ use ہوئے ہیں۔ اس میں دس پندرہ projects آپ اٹھالیں، دیکھیں on ground ہیں یا نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس کو آپ چھوڑیں۔
Everybody knows. It is not a relevant document you have got from there.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب! میں سمجھتا ہوں صرف بلوچستان میں نہیں، جیسا کہ سردار حسنی صاحب نے کہا ہے، بہت سے دوسرے صوبوں پر بھی الزامات ہیں، ہم سب کی بات ہم کرتے ہیں، I agree with him, I fully appreciate his feelings. Let everybody be accountable here irrespective of which province he belongs to. جناب! ابھی جب میں missing persons کی بات کررہا تھا تو یہ ایک issue ہے اور حاصل بزنجو صاحب نے کہا کہ اگر آپ یہ resolve کرلیں تو ساری چیزیں resolve ہوجائیں گی۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض کروں گا، کمیشن کی ایک summary آئی، اس میں اسلام آباد میں 18 لوگ ہیں جو ابھی تک missing ہیں۔ پنجاب میں 150 ہیں۔ سندھ میں 86 ہیں۔ KPK میں 202 ہیں۔ بلوچستان میں صرف 36 ہیں۔ فاٹا میں 23 ہیں اور AJK میں 10 ہیں۔ پاکستان میں ٹوٹل missing لوگوں کی 525 authentic figure ہے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس subject کو بھی ذرا examine کرلیا جائے۔ Missing persons کے معاملے پر جو steps حکومت نے ابھی تک لیے ہیں، اس پر ہمیں تھوڑی سی اور محنت کرنی پڑے گی۔ اگر اس کمیشن سے کوئی satisfy نہیں ہے تو اس کو بھی ہم بہتر کرنے کی کوشش کرسکتے ہیں اور اس میں بہتری لاسکتے ہیں۔

جناب! جہاں تک ناراض لوگوں کی بات ہے، جن کو ہم عام الفاظ میں ناراض کہتے ہیں اور اس سے پہلے کہتے رہے ہیں، اس بریفنگ کے بعد انہیں ناراض لوگ نہیں کہیں گے۔ وہ لوگ جو پاکستان

کے خلاف باہر کام کررہے ہیں، ان ایک per cent کو علیحدہ کردیں اور جو لوگ ان کے sympathizers اور ہمدرد بنے ہیں, with the passage of time, either out of fear, either out of friendship یا کوئی ایسی اور وجوہات تھیں جن کی وجہ سے انہیں مجبوراً ایسا کرنا پڑا، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ساری جماعتیں، اس ایوان میں بھی جو موجود ہیں یا وہ جو باہر ہیں، میری ان سے دلی اپیل ہوگی کہ وہ ضرور اس میں آگے بڑھیں۔ بے شک ایک گول میز کانفرنس کریں، ہماری یہاں کی leadership جائے اور سارے MNAs اور سینیٹرز اکٹھے ہوجائیں۔ میں جن جماعتوں سے اپیل کررہا ہوں ان میں بلوچستان نیشنل پارٹی، بلوچستان ریپبلکن پارٹی، بلوچستان نیشنل موومنٹ، بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی)، جمہوری وطن پارٹی، جمہوری وطن پارٹی (طلال گروپ)، بلوچ نیشنل وائس تحریک اور بلوچ خواتین پینل شامل ہیں۔ یہ وہ سارے groups ہیں جن کو ہم عام زبان میں کہتے ہیں کہ یہ ہم سے ناراض ہیں۔ میں ان کو یہ عرض کروں گا کہ اگر اگلی بریفنگ میں جو میں in camera کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ ان کے representatives کو بلانا چاہتے ہیں، وہ بھی آکر دیکھ لیں۔ میں صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ خدارا! کوئی آپ کے خلاف نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ نے عوامی کا نام لیا، وہ تو آپ کے allies ہیں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: بالکل ہمارے ساتھ ہیں۔ میں کہہ رہا ہوں ان سب کی مدد لینی چاہیے۔ میں ان کی مدد کی بات کررہا ہوں۔ ان میں سے کچھ لوگ ناراض ہیں، کچھ لوگ ہمارے ساتھ ہیں، سب کو مل بیٹھ کر بات کرنی ہوگی۔

(مداخلت)

سینیٹر اے رحمٰن ملک: دیکھیں مشاہداللہ صاحب! آپ اس طرح بات کرتے ہوئے serious نہیں لگتے۔ آپ serious اچھے لگتے ہیں۔ آپ میرے الفاظ سنیں، میں نے کہا کہ ان میں سے کچھ لوگ ناراض ہیں۔ جو لوگ ناراض ہیں اور ہمارے ساتھ جو دوست بیٹھے ہوئے ہیں، مل کر ایک لائحہ عمل تشکیل دے دیں اور ہماری رہنمائی کردیں کہ حکومت پاکستان کو کیا کرنا چاہیے تاکہ یہ سارے حالات ٹھیک ہوجائیں۔ دیکھیں، کل حاصل بزنجو صاحب کی بریفنگ میں، I wish if he were here اس میں quality تھی، اس میں ایک درد تھا اور پہلی دفعہ ایک party leader from

Balochistan نے خود کہا کہ یہ 30% آزاد بلوچ کا مسئلہ ہے، اور ہے۔ آپ نے میرے کاغذات اور میری بریفنگ سے بھی دیکھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہوسکتا ہے کہ وہ publicly کچھ نہ کہہ سکیں۔ میں بلوچستان کے بہت سے دوستوں کو جانتا ہوں، وہ کہتے ہیں کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ ہم publicly نہیں کہہ سکتے۔ آپ as Interior Minister کہہ سکتے ہیں۔ میری ان سے صرف التجا یہ ہے کہ جن ساتھیوں کے بارے میں آپ سمجھتے ہیں کہ ناراض ہیں، ان کو بھی اپنے ساتھ لائیں اور جو ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، سب مل کر اس چیز کو آگے لے جانے کے لیے ہمیں ایک لائحہ عمل دیں۔ ایک impression جو آرہا ہے کہ شاید there is no consensus with political hierarchy وہ ختم ہونا چاہیے۔ ایک فورم سیاسی ہے۔ اس فورم میں تو ہم کم از کم ایک unity کے ساتھ پاکستان کے enemies کو ایک message بھیجیں کہ we stand together here to fight this aggression. یہ اسی وقت ہوگا جب ہم اکٹھے ہوں گے اور ہمارے چہروں پر seriousness ہو گی۔ ہم چہرے serious کرکے اس کا حل نکالیں گے کہ ہر مرنے والا بلوچی، ہر مرنے والا پولیس کا ہو، فرنٹیئر کور کا ہو یا کوسٹ گارڈ کا، وہ پاکستانی ہے۔ آنے والے وقت میں ہم نے ایسی cranks کو ختم کرنا ہے۔ یہ اسی وقت ہو گا جب ہم میں unity ہو گی۔ جب ہمیں وہ ایک دوسرے کے خلاف مذاق کرتا دیکھیں گے، serious نہیں دیکھیں گے، بیٹھ کر کام کرتے نہیں دیکھیں گے، ایک action force نہیں دیکھیں گے، ہماری جانب سے ایک collective decision نہیں دیکھیں گے، ایک collective force کے طور پر سامنے آتے نہیں دیکھیں گے پھر حالات یہی رہیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کو ایک national issue کی حیثیت سے، ایک collective force کے ساتھ، ایک collective thoughtfulness کے ساتھ دیکھنا چاہیے، collective cohesive, action ایک کے ساتھ، that is the only way forward and this is the high time we should do it, پیشتر اس کے کہ بلوچستان کے رہنے والے میرے بہن بھائی اس terror weapon سے، اس پیسے سے، اس alien force سے، اس alien آئے ہوئے اسلحے سے اتنے terrorize ہو جائیں اور اتنا late ہو جائیں کہ شاید پھر ہم اس کو نہ سنبھال سکیں۔ آج ہمارے پاس وقت ہے،

we can do it, we have the position, we have the ability, let's do it, move forward and let's get together and find out a solution with consensus for Balochistan.

جناب والا! پولیس main force ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ آج پنجاب میں دیکھیں اچھی خاصی نفری ہے، they are doing well. کراچی میں کمی ہے، problem ہے۔ KPK نے اپنی strength کو بڑھایا اور میں پختونخوا کی پوری قوم کو سلام پیش کروں گا، جتنا suffer انہوں نے کیا ہے، کسی نے نہیں کیا۔ آپ figures اٹھا کر دیکھ لیں انہوں نے بلوچستان سے hundred time زیادہ مار کھائی ہے۔ کوئی گھر ایسا نہیں جہاں ماتم نہیں ہوا۔ اگر بلوچستان کو سوات، مالاکنڈ سے compare کریں وہاں جو شہادتیں ہوئیں، وہ آپ کے سامنے ہیں، ان علاقوں میں 39000 total deaths ہیں، اتنی deaths دنیا کی کسی war میں نہیں ہوئی ہیں، بڑی بڑی جنگوں میں نہیں ہوئی ہیں۔ میں پوری پختون قوم کو سلام پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ اسی تناسب سے جاتے ہیں تو جیسے میں نے عرض کی کہ بلوچستان میں 50% بلوچ ہیں، ان میں دو tribes ہیں، بروہی اور بلوچی۔ آگے چلے جائیں وہاں پختون ہیں، وہ 40% ہیں تو کیا اگر آپ صوبے بنا رہے ہیں، یہاں مالک صاحب نے اس دن demand کی تھی کہ پختون علاقے کو بھی صوبہ بنایا جائے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: مطلب یہ کہ بروہی اور بلوچ ایک ہی ہیں، there is no difference, کوئی فرق نہیں ہے۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جی ٹھیک ہے، ہو سکتا ہے تلفظ کی کوئی غلطی ہو گئی ہو، میں اس لیے معافی چاہتا ہوں۔ جناب والا! میں عرض کر رہا ہوں کہ اس وقت اگر BLA یہ سمجھتی ہے کہ وہ پورے بلوچستان کو represent کرتی ہے تو I negate it by the available figures of the population. میں کہتا ہوں کہ ان چیزوں کو ہوا نہیں دینی چاہیے اور ہمیں مل کر بلوچستان کا وہ حل نکالنا چاہیے جو بلوچستان کی عوام چاہتی ہے۔ کل ہمارے Leader of the Opposition نے بات کی کہ پنجاب نے NFC Award سے پیسے دیے اور ان کے خیال سے یہ misuse ہوئے ہیں۔ ہاں اگر misuse ہوئے ہیں تو federation کے پاس ability ہے، آپ کے پاس ability ہے، ہم اس کو نکالیں گے اور پورا کریں گے۔

(مداخلت)

سینیٹر حاجی محمد عدیل: صرف پنجاب نے نہیں دیے بلکہ سندھ اور خیبر پختونخوا نے بھی دیے ہیں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: سب نے دیے ہیں لیکن کیونکہ انہوں نے کہا تھا۔ جناب والا! اب فراری کیمپ کا مسئلہ۔ Main چیز یہ ہے کہ جب انہوں نے law enforcing agencies کو مارنا شروع کر دیا، انہوں نے main roads پر قبضہ کر لیا، ڈاکے ڈالنے شروع کر دیے، rape کرنے شروع کر دیے، لوگوں پر ایک terrifying قسم کی situation produce کی تو ان کے دل اتنے بڑھ گئے کہ انہوں نے کیمپ بھی بنا لیے۔ میری آپ سے صرف یہ درخواست ہو گی جو میں ابھی move کر رہا ہوں کہ ہمیں شاید تھوڑا کڑوا گھونٹ پینا پڑے گا، ان فراری کیمپوں کو ختم کرنا ہو گا لیکن میں نہیں چاہوں گا کہ یہ ایک normal operation سے ہوں، اس پر پارلیمنٹ کا فیصلہ ہونا چاہیے۔ میں نے تفصیل آپ کو دی ہے اور ہم further تفصیل بھی دیں گے۔ ہم کسی صورت یہ impression نہیں دینا چاہتے کہ ہم کوئی operation کر کے خدا نخواستہ اپنے بلوچی یا پختون بھائیوں پر کسی قسم کا aggression ڈالنا چاہتے ہیں، let's do this thing with consensus, میں ان سارے بھولے بھٹکے نوجوانوں سے، ان لوگوں سے جو ان کے لیے کام کر رہے ہیں appeal کروں گا، میں نے تو آپ کو expose کر دیا ہے، جگہوں کا بھی پتا چل گیا ہے، action تو ایک دن ہونا ہے، why not volunteer it? Voluntarily چھوڑ دیں، واپس آئیں، ہم عام معافی کا اعلان کرتے ہیں، آئیں اپنے ملک کی خدمت کریں۔ میں براہمداغ بگٹی سے بھی اپیل کروں گا کہ پاکستان کے لیے وہ soft corner رکھتا ہے، مجھے پتا ہے کیونکہ میری اس سے بات چیت ہوئی تو میں ان سے بھی اپیل کروں گا کہ واپس آ جائیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کو عزت کے ساتھ لایا جائے، ہم جہاز بھیجتے ہیں، ان کو لانے کے لیے یہاں سے لوگ بھیجتے ہیں، آئیں پاکستان ہم آپ کو welcome کرتے ہیں۔ میں اس سے بڑی کیا offer دے سکتا ہوں۔ آؤ، بیٹھو، بلوچستان آپ کا ہے، پاکستان آپ کا ہے، ہمیں پتا ہے کہ آپ کے دادا کے ساتھ زیادتی ہوئی، ہم بھی اس کے ازالے کے لیے کوشش کر رہے ہیں، آؤ خود دیکھو۔ کیا براہمداغ بگٹی کے کزن یہاں نہیں ہیں؟ کیا اکبر بگٹی صاحب کے دوسرے بیٹے یہاں کام نہیں کر رہے؟ سب یہاں ہیں، آپ بھی آئیں۔ اگر آپ صرف سوئی کے علاقے میں اتنے سارے کیمپ بنا کر، mines لگا کر، لوگوں کو شہید کر کے اور law enforcement agencies کے آدمیوں کو شہید کر کے، کیا لے لیں گے؟ جس

طرح ہمارے notice میں ہے، آج میں نے پوری قوم کو بھی بتا دیا ہے تو کیا تم کامیاب ہو سکتے ہو؟ No, MNAs and Senators یہاں come back to Pakistan, I will welcome you. کوئی فیصلہ کریں اور جو team ان کو لانا چاہتی ہے، لائے، میں offer کرتا ہوں and if need we all would go to receive and bring him here. میں اس سے بڑی offer کیا دے سکتا ہوں؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ بچھڑے ہوئے لوگ جو بھٹکے ہوئے ہیں، جو ہمارے دشمنوں کے ہاتھوں میں استعمال ہو رہے ہیں، let's make an effort, effort at every level. میری چنگیز جمالی صاحب سے بات ہوئی، وہ جنیوا گئے اور انہوں نے کوشش کی، بات نہیں ہو سکی۔ میں نے کہا next time you will go, I will give his number, go and talk to him. اگر میری ضرورت پڑی اور مجھے دوبارہ جانا پڑا زین مری کو ملنے کے لیے تو میں جاؤں گا۔ میں اختر مینگل صاحب کو ملا ہوں، میں one by one ساری leadership کو ملا ہوں، میں نے public نہیں کیا، ان کے تحفظات ہیں اور ہمیں وہ تحفظات دور کرنے چاہییں۔

جناب والا! مجھے اجازت دیں کیونکہ میں نے بہت وقت لیا ہے، میں نے چار بجے کا وعدہ کیا تھا اور اب پونے پانچ ہو چکے ہیں۔ باقی جو تھوڑی briefing رہ گئی ہے، وہ جس دن آپ in camera کہیں گے، میں آپ کو دے دوں گا لیکن میری درخواست ہو گی کہ وہ بجائے Senate Hall کے کسی conference room میں کر لی جائے تو بہتر ہو گا۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ کئی مرتبہ میں وقت پر نہیں پہنچ سکا، مجبوری ہوتی ہے لیکن میں ملک میں ہی ہوں، میں نے یہیں مرنا ہے، میں نے وصیت کی ہوئی ہے انشاءاللہ میری قبر بھی یہاں ہو گی، کچھ لوگ propaganda کرتے ہیں، میرے خیال میں یہ چیز ختم ہو جائے تو اچھی بات ہے۔ Thank you very much for all the love and affection and patience for hearing me. میں کچھ چیزیں کل میڈیا پر public کروں گا، جس میں list اور ان کی کارروائیاں ہیں تاکہ عوام کو ساری چیز کا پتا چل سکے۔ ایک چیز عرض کر دوں کہ ابھی میں نے ان کے جو سارے claims بتائے ہیں، وہ میرے پاس اس وقت موجود ہیں، ہماری بڑی بڑی اخبارات کی press clippings جن میں BLA, BRA, BUA, BOS, انہوں نے جو claims کیے ہیں۔

آج میری پوری قوم سے، ساری leadership سے final appeal ہو گی کہ let's sit together ہم اپنے ووٹ کے لیے، الیکشن کے لیے تو گول میز کانفرنسیں کرتے ہیں، let's sit

together ایک گول میز کانفرنس اس پر بھی کرلیں، آپ جن لوگوں کو ناراض سمجھتے ہیں، ان کو سامنے لائیں، بیٹھیں، ایک حل نکالیں اور ایک اچھا message دیں، پاکستان کے لیے بلوچستان کے لیے، آنے والی نسلوں کے لیے۔ .Thank you very much پاکستان زندہ باد۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ بہت بہت۔ وزیر صاحب نے دو تین مرتبہ یہ offer کی کہ in camera اجلاس بلالیا جائے تو we will give him date with the consultation of the Leader of the Opposition, ہم آپس میں بیٹھ کر کوئی تاریخ طے کر لیں گے۔ Thank you very much Mr. Minister for your efforts and everything, I hope انشاءاللہ اگر نیت ٹھیک ہو تو سب چیزیں ٹھیک ہو جائیں گی، وہ ہمارے بھائی ہیں and this is the dream of President Zardari کہ بلوچستان کو ایک خوشحال بلوچستان بنائیں، right from the day one وہ اس مسئلے پر کام کر رہے ہیں، اپنی official capacity میں بھی اور personal capacity میں بھی، انشاءاللہ .things will be alright ڈار صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بہت شکریہ جناب چیئرمین! Let me begin with appreciating, very good effort on the part of Minister for Interior, میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کافی محنت کی ہے، کافی کاوش کی ہے اور میں اس چیز کو بھی record پر clarify کرنا چاہوں گا، میرے خیال میں funds کو تھوڑا سا over sensitize کیا گیا یا اس کے audit وغیرہ کو، وہ issue نہیں ہے، بلوچستان پاکستان میں ہے اور انشاءاللہ رہے گا تو that is the objective یہ گیارہ ارب یا ایک سو دس ارب روپے .is neither here nor there میں آپ کو عرض کروں کہ ہم نے خوشی سے دیے اور اگر گیارہ ارب روپے اور بھی دینے پڑے تو انشاءاللہ پنجاب دے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈار صاحب! دیکھیں نہ یہ بات آپ نے کی، آپ نے خدانخواستہ کوئی غلط بات نہیں کی۔ یہ صرف آپ کی بات نہیں ہے بلکہ ہم سب کی بات ہے۔ It's not only Balochistan بلکہ اگر پنجاب میں کوئی irregularity ہو رہی ہے تو we should be concerned about that.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب والا! وہی میں عرض کر رہا ہوں کہ even Islamabad should be concerned, جہاں جہاں بھی ہے۔ بات ہوئی تھی in broader sense کہ وہ پیسے اگر economic بہتری کے لیے، صحت کے لیے، ان کی تعلیم کے لیے خرچ ہوں تو پھر ان کو نظر آئے گا کہ ہم پر خرچ ہو رہے ہیں۔ I was obviously not personal against anyone but at least آپ نے کوئی ایسا impression نہیں لیا۔ انہوں نے بڑی اچھی briefing دی اور یہ in camera briefing بھی دینا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کو یاد ہو اور record will bear me out میں نے آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے گزارش کی تھی اور انہوں نے گیند دوبارہ ہماری طرف پھینک دی ہے، میں نے کہا تھا کہ حقائق سب کو معلوم ہیں، problems سب کو معلوم ہیں، issues سب کو معلوم ہیں، رحمٰن ملک صاحب ماضی کی in camera briefings کا ذکر کر رہے ہیں، انہوں نے اس وقت بھی sensitive information share کی تھیں، میرے پاس سارے notes موجود ہیں۔ سب کو مسائل کا پتا ہے، یہ ہمیں action plan with time line دیں، یہ رمضان کا مہینہ نہ گزاریں، یہ Interior Minister of Pakistan ہیں، he is not only a Senator. بات یہ ہے کہ آپ ضرور مشورہ لیں، جس سے مشورہ لینا ہے، لیں۔ ہم نے ساڑھے چار سال گزار دیے ہیں اور ہمارا problem compound ہو چکا ہے، if we had taken the first step in March 2008 کیونکہ this is the capability, the capacity, the requirement and the obvious expectation for any interior or home ministry or homeland security, whatever name you call in any country, ان سے یہ توقع کی جاتی ہے and I am glad that he is already privy to various things, he should be privy as Interior Minister. بات یہ ہے کہ آپ نے اس کا action plan how to deal with these things, that is more important, time line is more important, before it becomes too late, وہ خود بھی کہہ رہے ہیں، I am glad that he is on the same page لیکن ان کی ذمہ داری ایک عام سینیٹر، اپوزیشن لیڈر یا Leader of the House سے کچھ زیادہ ہے کیونکہ he is dealing with the most sensitive part, money does not matter at all at this stage, یہ چیزیں بعد میں fix ہو جاتی ہیں۔ ملک ہے تو سب کچھ ہے، خدانخواستہ جو نقشے بن چکے ہیں، اگر ہم اس کو ward off نہیں کریں

گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی it's always a first day, and let it be a first day, آپ اگلی جو in camera briefing کریں گے، میری اس کے لیے دوبارہ گزارش ہو گی کہ وزیر صاحب ہمیں اس briefing میں بتائیں کہ جو issues تھے، ان کو حل کرنے کے لیے میرا یہ plan ہے، یہ time line ہے۔ آپ فکر نہ کریں میں آپ کے ساتھ ہوں، ہم بھی ان کے ساتھ ہیں، پورا پاکستان ہے، Balochistan is as dear as any part of Pakistan. *Insha Allah* it should be, پوچھیں رئیسانی صاحب سے، let me also give some more news and you can verify even NFC کا معاملہ جب شروع ہوا تھا، رئیسانی صاحب اپنے وزیر خزانہ کے ساتھ میرے ساتھ private meetings کرتے رہے کہ you help Balochistan, ask him, did I help Balochistan or not? I did help, حاجی عدیل صاحب اس پورے process میں ہمارے ساتھ رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ہمیں ملک کا کوئی بھی کو نہ ہو، خدا نخواستہ اگر ہمارے دشمن جیسا ثابت ہے، ہمیں بھی یہی پتا ہے جو ملک صاحب کہہ رہے ہیں، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں۔ یہ پاکستان کے دشمن within and outside Pakistan ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں کیا کانگریس میں انہوں نے آسانی سے شوشہ چھوڑا ہے؟ No, they have *malafide* intention, they have produced new maps, کیا یہ BLA کو financing and funding ہو رہی ہے، بغیر وجہ کے ہو رہی ہے؟ کیا آپ کے across the west border جو contracting companies کے نام پر کھڑی ہیں اور ان BLA type organizations کو funding Middle East کے ذریعے channel ہو رہی ہے، کیا وہ بغیر planning کے ہو رہی ہے؟ وہ ہمارے دشمن ہیں، ہمیں اسے realize کر کے، اپنا plan of action بنانا ہے، ہم نے ساڑھے چار سال گنوا دیے ہیں۔ انہوں نے effort کی ہو گی but effort is not in totality, there is always a mega plan and آپ اللہ کا نام لے کر کام شروع کر دیتے ہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو اللہ کامیابی دے گا۔ I am sure that every Pakistani, no matter which political party he or she belongs. We are all one united Pakistan and we are all united Pakistanis. Let me assure you that our Party will extend full support as far as the resolution of Balochistan issue is concerned. ہم تو لوگوں

کے پاؤں پڑنے کے لیے تیار ہیں، جو ناراض لوگ ہیں، جن کی بات یہ کر رہے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اس کا ازالہ کرنا چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈار صاحب دیکھیں، دشمن تو دشمن ہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کا اپنا بھائی یا کوئی شخص ان کے نرغے میں آگیا ہے تو اس کے ساتھ بات کرو، اس کے مسائل کو حل کرو۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: چیئرمین صاحب! میں وہی تو عرض کر رہا ہوں کہ ہم سب کو پتا ہے دشمن ہمارے ساتھ کیا کرنے جا رہے ہیں اور ان کا کیا پلان ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہمیں پتا نہیں ہے۔ ہم نے اس پلان کو کیسے defuse کرنا ہے، کیسے defeat کرنا ہے، کیس-----

Mr. Acting Chairman: Win the hearts of your own people.

Senator Mohammad Ishaq Dar: It is all doable.

لہٰذا میری گزارش یہ ہے کہ اگلی جب کبھی in camera briefing ہوگی تو اس میں ذرا ہم سے بات کر لیں اور اپنا action plan بھی ذرا discuss کر لیں۔ بہت شکریہ۔

Senator A. Rehman Malik: Thank you Mr. Chairman. I fully appreciate

جو ڈار صاحب نے فرمایا ہے۔ دیکھیں کسی بھی ایسی law and order situation or insurgencies کو handle کرنے کے لیے you have administrative, operational and the political actions. جہاں تک administrative and operational actions کا تعلق ہے، yes we are taking the actions, that is why you see a good change. آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتا دیں کہ چار سال پہلے بلوچستان کے حالات کیا تھے اور آج کیا ہیں۔ چار سال پہلے پختونخوا کے کیا حالات تھے، پورے پاکستان کے کیا حالات تھے اور آج دیکھیں، ان میں فرق ہے، actions ہیں، policies ہیں، لیکن وہ جو operational چیزیں ہم کر رہے ہیں both to counter the foreign aggression and the local insurgency اور جو ایسی آزاد بلوچستان کی movements ہیں، I assure the Opposition Leader that we are taking actions but I would not like to

divulge it publicly because that is a plan, that is a strategy, that is something in my mind, I am holding it back, that I am using it. The time when I need, the time when Government needs that is active and that is fully operational. اب رہ گئی political بات، تو political بات کے لیے میں نے اپنا صرف 02 points agenda رکھا ہے کہ آپ بنائیں، آپ بات کریں، ہمارے جو MNAs بلوچستان سے یا جو بلوچستان کے سینیٹر حضرات ہیں ان پر مشتمل ایک team بنائیں۔ آپ ایک ٹیم بنائیں، جہاز میں دیتا ہوں۔ میں بھی جانے کے لیے تیار ہوں۔ لائیے براہمداغ بگٹی صاحب کو جن کے پاس soft corner ہے پاکستان کے لیے، مجھے پتا ہے۔ In fact two weeks back کسی نے بات کی تھی کہ وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو ہم نے کہا بات کرتے ہیں۔ So, why not we do it with full force, with full consensus, with full unity and the message should go اگر آپ کو کل کسی کی ضرورت پڑی اور آپ یہ سمجھیں کہ فلاں پارٹی آپ کا ساتھ دے گی تو کوئی پارٹی نہیں دے گی۔ اسی لیے میں نے کہا ہے کہ جو لوگ بلوچستان کی پارٹیوں کے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہیں، ان کے علاوہ جو ناراض لوگ ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کر consensus کرکے، ہم یہ بات کریں۔

دوسری بات، اگر فراری کیمپس پر میں نے open operations کرنے ہوں، ویسے تو operations جاری ہیں لیکن اگر مجھے کوئی open operation کرنا پڑے جس میں ہو سکتا ہے کہ کچھ بے گناہ لوگ مارے جائیں، اس وقت مجھے وہاں کی political ownership چاہیے۔ آج تو ملک میں جمہوریت ہے، اگر کوئی بھی action ہم بغیر بتائے، بغیر سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لیے کریں گے تو پھر لوگ کہیں گے کہ یہ تو operation شروع ہو گیا ہے، military operation شروع ہو گیا۔ پیپلز پارٹی کی حکومت نے مار دیا۔ We don't want it to be written in the history. We want to be written in the history, people going with consensus, saving the country with unity and discipline. اور وہی قائداعظم کا قول "Unity, Faith and Discipline" اس کے مطابق ہم سب کو ساتھ لے کر، مل کر چلنا چاہتے ہیں اور میں Opposition Leader کو assure کراتا ہوں کہ ہماری ایک strategy ہے، جو ہمارا action plan ہے وہ جاری ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ جو information ہے یہ کوئی سڑک پر

سے تو نہیں اٹھائی گئی۔ آخر ہماری ایجنسیاں بھی کام کر رہی ہیں۔ ہمیں پتا ہے کہ کس وقت براہمداغ بگٹی کیا کام کر رہا ہے۔ ہمیں یہ بھی پتا ہے کہ حربیار کیا کر رہا ہے۔ انہی کے لوگ ہمارے پاس ہیں، وہ ہمیں information دیتے ہیں۔ اور بھی بہت سی چیزیں ہم counter کرتے ہیں۔ ہمارے diplomatic level پر بہت سی efforts ہو رہی ہیں۔ We are working every possible way for it لیکن آج جو میں نے 02 points آپ کے سامنے رکھے، یہ بڑے simple رکھے ہیں کہ

political consensus and solution of the political consensus, whatever solution is evolved, let us have it implemented together. I have used the word let us implement it together with consensus. Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی کلثوم پروین صاحب۔

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ، جناب چیئرمین! وزیر داخلہ نے یقیناً ایک بڑی healthy and comprehensive briefing دی اور no doubt کہ ان کے پاس بہت سی معلومات ہیں۔ ایک چیز جس کا وزیر صاحب خود بھی اعتراف کر چکے ہیں، میری پارٹی بی این پی (عوامی) یا نیشنل پارٹی، میں خاص طور پر اپنی پارٹی کی بات کروں گی کہ ہم آپ کے ساتھ as a coalition partner بیٹھے ہیں اور جمہوری طریقے سے، جمہوری عمل سے اپنے بلوچ نوجوانوں کو سیاسی عمل کے ذریعے accommodate کرنا چاہ رہے ہیں۔ میرا یہ سوال آپ کے سامنے ہے، ناراض لوگوں کو منانے کی بات ہے، یہ بہت اچھی بات ہے، خدا کرے کسی طرح امن قائم ہو۔ مجھے یہ بھی پتا ہے کہ کچھ بیرونی قوتیں ہیں جو وہاں کے لوگوں کو استعمال کر رہی ہیں۔ مجھے یہ بھی پتا ہے ہمارے nuclear programme پر لوگوں کی نظریں ہیں لیکن جناب چیئرمین! میں نے اس سے پہلے بھی عرض اور گزارش کی تھی کہ جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں، جو بچے پڑھنا چاہ رہے ہیں، جو doctors آپ کے ساتھ ہیں، جو teachers آپ کے ساتھ ہیں، آپ ان کو بھی تو protect کریں، آپ ان نوجوانوں کو بھی تو نوکریاں دیں، آپ ان کو بھی تو روزگار دیں۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو جہاں سے بیس، تیس ہزار روپے آرہے ہیں وہ وہاں پہاڑوں پر چلے جائیں گے۔ یہاں پر دو باتیں کہی جا رہی ہیں، ایک تو ہم کہہ رہے ہیں ناراض لوگ، دوسرے وہ نوجوان لوگ جو ہم لوگوں کے ساتھ ہیں، وہ بچے جنہوں نے آگے بڑھنا ہے،

جن کا مستقبل ہے، آپ ان چیزوں کو سمجھتے ہیں کیونکہ you belong to Balochistan. کیا ان نوجوانوں کو جو اپنے ہاتھ میں ڈگریاں لیے پھر رہے ہیں یہاں اسلام آباد میں، ہماری پوری کمیٹی نے CDA میں کچھ بلوچ بچوں کو، جن کے پاس engineering کی ڈگری ہے، daily wages پر لگانے کے لیے درخواست کی۔ جناب والا! پہلے یہ بھی تو دیکھ لیں کہ جو بچے بھوکے ہیں، ان کا پیٹ تو بھرنا چاہیے یا نہیں۔ اگر وہ بھوکے ہیں تو وہ کبھی بھی آپ کے نہیں بنیں گے چاہے وہ ناراض ہوں یا خوش ہوں۔ بات ہماری یہ ہو رہی ہے کہ اگر ہم جمہوری طریقے سے جو عمل چلا رہے ہیں، وہاں پر چاہے پیپلز پارٹی ہو، جے یو آئی ہو، بی این پی عوامی، نیشنل پارٹی ہو، ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ جو لوگ یہاں بات کر رہے ہیں پاکستان کی، جو لوگ بات کر رہے ہیں بلوچستان کی، ہمیں انہیں تو زندہ رہنے کا حق دینا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم پہلے ان کو تعلیم دیں، صحت دیں، وہاں پر development کریں۔ جتنی چاہے آپ کے راستے میں مشکلات ہوں، پھر آپ کہتے ہیں کہ فراری کیمپ ہیں، تو وہ تو پورے پاکستان میں ہیں۔ ہم تو اس چیز کے حامی نہیں ہیں کہ وہاں پر کوئی بھی غلط قسم کا کام ہو۔ اگر بلوچستان پر بات کرتے ہیں تو بلوچ ایک ہی ہیں۔ چاہے وہ بروہی ہوں یا بلوچی ہوں اور ہم خود اس پر فخر کرتے ہیں کہ we are Balochi. ہم بلوچستان میں رہنے والے تمام لوگ بلوچ ہیں۔

تیسری بات جو میں کرنا چاہوں گی کہ اس وقت ہمیں کن چیزوں کی ضرورت ہے؟ ہم یہ بات تو ضرور کرتے ہیں کہ بلوچستان کے لوگوں کو فنڈ ملا، جو کچھ بھی ملا، انہوں نے صحیح استعمال کیا یا غلط استعمال کیا، انہیں زیادہ ملا یا کم ملا، ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ہم نے اپنے development programmes دیئے ہوئے ہیں، یہ بات میں اپنے چیف وہپ سے کہوں گی اور قائد ایوان سے بھی کہوں گی، ہمارے development programme میں آج تک ہمیں ایک روپیہ بھی نہیں ملا کہ ہم کچھ development کر سکیں اپنے لوگوں کے لیے۔ میں نے even ایک پارک کے لیے کہا جہاں بچے شام کو جا کر کرکٹ کھیل سکیں۔ آپ کو پتا ہے وہاں پر کئی بچے کرکٹ کھیلتے ہوئے مارے گئے، کم از کم ایسا تو ہونا چاہیے کہ جو بچے، جو لوگ، جو عوام، جو بلوچی آپ کے ساتھ رہ گئے ہیں ان کو تو accommodate کریں۔ جو ناراض ہیں ان کو بیشک آپ کسی بھی طریقے سے منائیں۔ حاصل بزنجو صاحب، نیشنل پارٹی کے لیڈر ہیں، ان کو چیئرمین بنائیں، اور یہ جا کر بات کریں، ہم ان کے ساتھ ہیں۔

ایک بات وزیر صاحب اپنی تقریر میں شاید کہنا بھول گئے ہیں اور وہ بات یہ ہے کہ وہاں سے جو settler migrate کر رہا ہے، اس کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ ان کی جو قیمتی جائیداد ہے،

اس کو کون خرید رہا ہے؟ وہ تمام افغانی ہیں۔ ان کو ایک خط ڈال دیا جاتا ہے اور پھر انہیں گھر چھوڑ دینے کے لیے کہا جاتا ہے۔ میں وزیر داخلہ سے کہوں گی کہ اس پر بھی نظر رکھیں کہ جو جائیدادیں خریدی جا رہی ہیں، وہ افغانی خرید رہے ہیں کیونکہ بلوچ کے پاس تو پیسا ہی نہیں ہے اور یہ وہ افغانی ہیں جنہوں نے کوئٹہ شہر کی بھی جائیدادیں خریدی ہیں۔ لہذا اس چیز پر بھی غور کرنا چاہیے کہ نکالنے والا کون ہے، لانے والا کون ہے، مرنے والا کون ہے اور مارنے والا کون ہے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

**جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب! آپ کی توجہ چاہیے، یہ ایک بڑا important issue محترمہ نے raise کیا کہ ہمارے جو refugees وہاں بیٹھے ہوئے ہیں، جائیدادوں کے مالکان کو دھمکایا جاتا ہے کہ بھئی خالی کردو۔ لوگ ڈر کے مارے گھر خالی کردیتے ہیں۔ میرے خیال میں آپ کی طرف سے ایسا ہونا چاہیے کہ the refugees should be banned.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: آج سے دو سال پہلے یہ issue بہت سنگین تھا جب پنجابی settlers کو شہید کیا گیا تو لوگ اپنی جائیدادیں چھوڑ کر نکلنا شروع ہو گئے۔ اب ہمارے پاس authentic statistics ہیں کہ لوگ واپس آگئے ہیں۔ یہ fact ہے کہ وہاں پر property کی قیمت گری اور پیسے والے افغان مہاجرین نے خریدیں۔ اب وقت کے ساتھ ساتھ جوں ہی law and order بہتر ہوگا، امن و امان ہوگا تو property کی value ہمیشہ بڑھتی ہے۔ مجھے اللہ کے گھر سے امید ہے کہ آج جو چیزیں بتائی ہیں اور بلوچ بھائیوں کو بھی پتا چلا ہے، بلوچستان کے تمام لوگوں کو پتا چلا ہے کہ ہمارے دشمن کون ہیں۔ لہذا جو ایک تاثر آرہا تھا کہ شاید بلوچستان آزاد ہو جائے گا 14 اگست تک تو میں بالکل dispel کروں گا، پاکستان ازل تک رہے گا انشاء اللہ اور پاکستان کو توڑنے والے خود مر جائیں گے، خود مر مٹیں گے۔ پاکستان رہے گا اور بلوچستان پاکستان کا حصہ ہے اور رہے گا انشاء اللہ۔

سینیٹر سردار فتح محمد محمد حسنی: میں ایک بات کرنا چاہوں گا افغان مہاجرین کے حوالے سے۔ مجھے یاد ہے سینیٹر بننے سے پہلے میں قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے SAFRON کا چیئرمین رہا ہوں اور اس پر میں نے کافی کام بھی کیا تھا اور اس وقت بھی ہماری خواہش اور کوشش یہی تھی۔ سینیٹر صاحبہ نے جو بات کی ہے کہ کوئٹہ میں بھی ہے اور کراچی میں بھی یہ مسئلہ ہے، پنجاب میں بھی یہ مسئلہ ہے بلکہ یہاں تک کہ خیبر پختونخوا میں بھی یہ مسئلہ ہے تو کوئٹہ کے حوالے سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ law and order کی جو situation سب سے زیادہ بلوچستان میں خراب ہے اس کی سب

سے بڑی وجہ ایک یہ بھی ہے۔ ہم نے تو پچھلے 35 سال سے ان کو پناہ دی ہوئی ہے اور اس وقت سے ہم ان کے دکھ درد میں شریک ہیں اور ان کی پریشانیاں ہم پاکستانیوں نے اپنے سر لی ہوئی ہیں۔ آج ہمارے دشمن جتنے یہاں پر بن گئے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ وزیر صاحب نے بلوچستان کے حوالے سے بہت اچھی briefing دی، ہم ان کو اس محنت پر داد دیتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ سینیٹر صاحبہ نے ایک بات بھی کی تھی کہ جو لوگ پاکستانی ہیں، جو پاکستانی بچے ہیں، جو پاکستانی ہیں، جو آپ کا ساتھ دے رہے ہیں، جو پاکستان کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں، ان کو تو تحفظ دینا آپ سب کی ذمہ داری ہے۔ آپ ان کو تحفظ کیسے دے سکتے ہیں، چاہے آپ براہمداغ سے بات کر لیں اگر وہ آپ کو اچھا لگتا ہے، اگر آپ کو ڈاکٹر اللہ نذر اچھا لگتا ہے تو آپ اس سے بات کریں، اگر آپ کو حربیار اچھا لگتا ہے تو آپ اس سے بات کر لیں، اگر آپ کو جاوید مینگل اچھا لگتا ہے تو آپ اس سے بات کریں، حیرت کی بات یہ ہے کہ بلوچستان میں یہ ساری کالعدم تنظیمیں تمام تخریب کاری کر رہی ہیں۔ اب ان میں تفریق کرنا میرے خیال میں حکومت کی ذمہ داری ہے بلکہ ہم سب کی بھی ذمہ داری ہے کہ ہم فرق نکالیں کہ کون کتنا زیادہ وہاں پر problem create کر رہا ہے۔ بہرحال ہم نے شروع میں یہ suggestion دی تھی کہ Opposition کے ساتھ مل کر کام کریں، اس دن جب میں نے بات کی تو ڈار صاحب نے انتہائی مایوس کن الفاظ میں یہ کہا کہ ہم نے پانچ، چھ کمیٹیاں بنائیں اور ان کی سفارشات بھی پیش کیں، بیشک کی ہوں گی لیکن پچھلی حکومتوں میں کی ہوں گی، وہ ان کی اپنی پیداوار تھیں اور ان ہی کی وجہ سے یہ problems بلوچستان میں آئے اور آپ کی سفارشات پر انہوں نے عمل نہیں کیا لیکن وزیر داخلہ نے یہاں پر on the floor of the House یہ بات کی ہے کہ اگر ہم سب مل کر اپنی کوئی سفارشات مرتب کریں تو یقیناً پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت اور لیڈر شپ ان پر عمل کرے گی۔ ہم قطعاً نہیں چاہتے کہ بلوچستان کے حالات خراب ہوں اور جو بلوچستان کے ساتھ لوگوں نے زیادتیاں کی ہیں، ہم ان بگڑے ہوئے حالات کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اپنی حکومت کو، اپنی لیڈر شپ کو داد دیتے ہیں، جنہوں نے NFC Award دیا، جنہوں نے اٹھارہویں ترمیم دی، جنہوں نے بلوچستان کے بلوچوں کے لیے، بلکہ بلوچستان کے تمام بلوچیوں کے لیے انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ ہم وہاں ترقی اور ہر عمل میں ان کا ساتھ دیں۔ یہ ہماری پاکستان پیپلز پارٹی کی بد قسمتی ہے کہ ہم میڈیا میں تھوڑا سا کمزور ہیں اور ہم اپنی publicity صحیح طرح سے نہیں کر سکتے ورنہ تو funding کے حوالے یا کسی اور حوالے سے بھی ہماری لیڈر شپ نے دل کھول کر بلوچستان کو خوب صورت بنانے کی کوشش کی ہے۔

میری آخر میں ایک گزارش ہے کہ آپ ایک مہربانی کریں کہ ایک تو یہ فیصلہ کرلیں کہ کیا ایوان بالاکے ارکان کو funds ملنے کا حق نہیں ہے۔ جب آپ اپنے MNAs کو دے رہے ہیں، اپنے MPAs کو دے رہے ہیں، باقی لوگوں کو دے رہے ہیں تو کیا اس ایوان کے ارکان کا حق نہیں بنتا کہ آپ ان کی funding کریں بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں اور میری یہ suggestion ہے چاہے آپ اس پر غور کریں یا نہ کریں لیکن پورے پاکستان کی نمائندگی یہاں پر equal ہے لہٰذا آپ کو چاہیے کہ ہاؤس کے 30/30 ممبران کو فنڈ دیں کہ اتنا بڑا issue ہےاور ہماری لیڈر شپ اتنی محنت کر رہی ہے۔ پاکستان کا صدر اتنی محنت کر رہا ہے، بلوچستان کے عوام کے لیے، بلوچستان کے لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لیے، ان کی پریشانیوں کو کم کرنے کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ آج کل حالات ایسے ہیں کہ پرائم منسٹر صاحب کے لیے یہاں آنا بہت مشکل ہے لیکن اگر ۵ منٹ کے لیے آجاتے تو زیادہ اچھی بات تھی---

جناب قائم مقام چیئرمین: آجائیں گے۔ لیڈر آف دی ہاؤس سے request کرتے ہیں۔

سینیٹر سردار فتح محمد محمد حسنی: لیڈر آف دی ہاؤس اپنی جگہ پر ہیں۔ ہم ان کا احترام کرتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ ہیں آپ دیکھ لیں کہ یہاں پر منسٹروں کی کتنی کمی رہتی ہے۔ہمارے سینیٹر صاحبان جب منسٹر بن کر چلے جاتے ہیں تو وہ پھر اس ہاؤس کا رخ ہی نہیں کرتے۔ یہ تو ملک صاحب کی مہربانی ہے کہ پورے ملک میں ملک صاحب سفر کرتے ہیں۔ ہم جو بات کرتے ہیں،خدانخواستہ ہم کسی کی مخالفت میں نہیں کرتے۔ہم اس لیے کرتے ہیں کہ ہمیں احساس ہے کہ یہ ایوان بالاہے اور ایوان بالا کی جو اہمیت ہے اورافادیت ہے ہمیں اس کو اجاگر کرنا ہے لہٰذا گورنمنٹ آف پاکستان کوچاہیے کہ جب آپ ایم این ایز کو سوملین دے سکتے ہیں ان کو ذمہ داریاں دے سکتے ہیں تو آپ کو چاہیے کہ سینیٹ کے ممبران کو بھی funding کریں اور باقی معاملات میں بھی حکومت کو وقتاً فوقتاً سینیٹ کے باشعور نمائندوں سے راہنمائی لینی چاہیے۔

جناب چیئرمین صاحب ! ہم آپ کے بھی شکر گزار ہیں اور تمام دوستوں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے بلوچستان کے حساس issue پر سیر حاصل بحث کی ہے اس کے لیے ہم تمام دوستوں کے شکر گزار ہیں۔ایک دفعہ پھر اور خاص کر اپوزیشن لیڈر کا یہاں ذکر نہ کرنا میں سمجھتا ہوں کہ زیادتی ہوگی۔

الحمدللہ ہمارے سینیٹ میں اپوزیشن کے ممبران موجود ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا اس ایوان بالا پر بہت احسان ہے کہ سب کا ایک positive role ہے اور یقیناً پاکستان کی ترقی میں ان کا ہاتھ ہے اور ایک کردار رہے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ، ظفر اللہ شاہ صاحب۔ذرا time کا خیال رکھیئے۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میں آپ کے وساطت سے معزز وزیر داخلہ صاحب کی briefing پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ایوان بالا کو بڑی comprehensive briefing تھی۔میں بہت ساری باتوں پر تو نہیں جانا چاہتا کیونکہ بقول آپ کے وقت نہیں ہے۔جناب! ایک بات جناب وزیر داخلہ صاحب نے بتائی ہے کہ وہاں insurgency ادھر سے ہے۔ ایک ملک کا نام تو واضح طور پر انہوں نے لیا کہ بلوچستان میں ہونے والی مداخلت افغانستان کے ذریعے ہوتی ہے۔ ایک اور ملک کا نام دبے لفظوں میں کہا ہے لیکن جب انہوں نے in camera meeting میں بات بتائی تو وہ اس وقت بات کریں گے۔میں جناب کی وساطت سے معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ کو یہ پتا ہے کہ insurgency مسلح مداخلت اور ہماری سالمیت کے خلاف، ہماری security and sovereignty کے خلاف افغانستان کے راستے ہوتی ہے۔ ہم آئے دن دیکھتے ہیں کہ ہر تین چار دن کے بعد کبھی دو فریقی، کبھی سہ فریقی مذاکرات ہوتے ہیں۔ابھی چار دن ہوئے کہ وزیر اعظم پاکستان کابل تشریف لے گئے تھے۔جناب چیئرمین! جب افغانستان کی بات کی جاتی ہے تو بغیر کسی مشکل کے اس وقت ہر شخص سمجھ جاتا ہے کہ افغانستان سے آج مراد کیا ہے۔افغانستان سے مراد یہ ہے کہ سب سے بڑا ہمارا حلیف اچھا دوست یا جیسا بھی ہے وہ دنیا جانتی ہے۔وہ physically وہاں پر امریکہ بیٹھا ہوا ہے اور ہمارا دوست ہے اور جس کے ساتھ ابھی 48 گھنٹے پہلے کوئی معاہدہ ہوا ہے۔جناب چیئرمین! اس معاہدے میں جو نیٹو فورسز کی سپلائی ہے۔ ساری باتوں کو چھوڑ دیں اتنا وقت نہیں ہے۔میں اس لیے جناب سے دوبارہ عرض کر رہا ہوں صرف relevant بات کرنا چاہتا ہوں کہ کراچی سے چمن یا کراچی سے طورخم تک نیٹو فورسز کی سپلائی کا یہی راستہ ہے اور یہ بھی record کی بات ہے کہ ہماری پارلیمنٹ کی طرف سے ایک بات واضح طور پر کہی گئی تھی کہ نیٹو فورسز کی سپلائی میں کوئی اسلحہ لے کر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے میں اپنے وزیر داخلہ سے یہ پوچھ سکتا ہوں

کہ ابھی آپ نے معاہدہ کیا اور اس معاہدے میں سب بڑی روشن اور visible جو ان کی شرط ہے، وہ یہ ہے کہ اسلحہ لے جانے کی اجازت بھی ہو گی۔جناب چیئرمین! ایک طرف یہ خدشات۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شاہ صاحب آپ میری عرض سنیں۔آپ جو فرما رہے ہیں منسٹر صاحب نے اپنی تقریر میں اس بات کی وضاحت کی تھی اور انہوں نے اس بات کو کہا تھا شاید آپ نے سنا نہیں ہے لیکن آپ پھر repeat کر رہے ہیں۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میں repeat نہیں کر رہا میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس کا جواب already انہوں نے دے دیا تھا۔اب with the consultation of the Leader of the Opposition انشاء اللہ جب in camera session ہو گا تو اور بھی باتیں ہیں۔۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میں wind up کر رہا ہوں میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ حکومت پاکستان کی پالیسیوں میں کیا یہ بڑا واضح طور پر تضاد نہیں ہے اور جان بوجھ کر ان پالیسیوں سے ایک طرف اس طرح سے لاڈ پیار کہ اسلحہ جا سکتا ہے اور دوسری طرف حال دہائی کہ بلوچستان میں مداخلت ہو رہی ہے۔ یہ بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شاہ صاحب! آپ کے خدشات درست ہیں۔ یہ خدشات گورنمنٹ کو بھی پتا ہے۔اس کا جواب حکومت دے گی۔انشاء اللہ آپ کو کوئی مایوسی نہیں ہو گی۔ میرا خیال ہے کہ اب شاہ صاحب نے باتیں بتائی ہیں اور آپ کی ایک پارٹی ہے۔جی، حمزہ صاحب ذرا وقت کا خیال رکھیئے۔

سینیٹر حمزہ: جناب چیئرمین! جناب وزیر داخلہ نے بہت اچھی تقریر کی اور بہت سے گوشوں پر روشنی ڈالی۔ جس چیز کی میں بہت کمی محسوس کرتا ہوں اور جس کا ان کی تقریر میں ذکر نہیں تھا۔ ایک طرف تو ہم یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان لبریشن آرمی بنی ہوئی ہے اور وہاں پر لوگوں کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے اور بلوچستان کو تباہ کر رہے ہیں۔ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ بلوچستان ایک واحد صوبہ ہے جہاں صوبائی حکومت ہے۔ایک ممبر کے علاوہ سارے کے سارے ممبران وزیر ہیں اور یہ جو لیویز کا معاملہ ہے یا F.C کا معاملہ ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ وہاں پر law & order کی ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہے۔صوبائی حکومت کا کبھی ذکر نہیں آتا ان کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں اگر صوبائی حکومت

کو کوئی دلچسپی نہیں ہے تو وہ جو پاکستان اور بلوچستان کے دشمن ہیں ان کو بالکل چھٹی ہے کہ جو مرضی کرتے پھریں لیکن جن لوگوں کو دلچسپی لینی چاہیے اگر وہ دلچسپی نہیں لیتے اور ان کے بارے میں تاثر یہ ہے کہ وہ کروڑوں روپے اڑاتے ہیں اور عیش کرتے ہیں اور قومی دولت کو ضائع کرتے ہیں تو اس سے بڑھ کر پاکستان کے ساتھ دشمنی کیا ہو سکتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ، ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بہت شکریہ جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ آج آپ prorogue کرنے جا رہے ہیں۔ دو important issues ہیں جو میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور ویسے یہ دونوں فنانس سے relate کرتے ہیں اور فنانس کا unless کوئی بندہ گیلری میں ہو لیڈر آف دی ہاؤس نوٹ لے سکتے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ میرے ساتھی ممبران میں کلثوم صاحبہ اور سردار حسنی صاحب بھی ممبر ہیں۔ بجٹ کے وقت فنانس کمیٹی میں کچھ چیزیں طے ہوئی تھیں اور میں نے اس میں کافی give and take کیا demands کو ہم نے reduce کیا اور پچھلے 9/10 سال کی طرح consensus create کیا اور اس میں گورنمنٹ نے commit کیا کہ یہ چیزیں جو ہم consensus کر رہے ہیں اس میں FBR، فنانس منسٹری تھی، سارے stakeholders تھے، پلاننگ بھی تھی اور اس میں ہم نے پھر یہ طے کیا کہ آپ ہم سے فائنل جو طے کر رہے ہیں اور جب ہم سینیٹ میں approve کر دیں گے تو نیشنل اسمبلی میں چونکہ گورنمنٹ کی majority ہوتی ہے اس سے ہم کروا دیں گے۔ میں بڑی تکلیف کے ساتھ آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ فنانس کمیٹی کے جو فاضل ممبران ہیں اس میں کچھ revenue raising کے بڑے important measures تھے جس کو ہم fiscal measures کہتے ہیں اور وہ طے ہوئے تھے۔ وہ بالکل پوری قوم کو پتا تھا کہ کیونکہ proceedings open ہوتی ہیں اور وہ روز رپورٹ ہو رہی تھیں لیکن to my utmost surprise وہ تمام چیزیں جو حکومت نے فنانس کمیٹی میں commit کیا۔ فنانس کمیٹی میں consensus سے پاس ہوئیں۔ ایوان میں آئیں۔ ایوان نے ان کو پوری طرح endorse کیا اس کے باوجود a few most important چیزوں کو نیشنل اسمبلی میں مسترد کر دیا گیا۔ ہمیں بتایا جائے کیا یہ ایوان is taken for granted تو پھر اس کمیٹی کا فائدہ نہیں ہے۔ میرے ساتھیوں کو پتا ہے کہ میں پہلے دن I was not willing to work unless I am assured کہ ہماری

محنت کا نتیجہ بھی پاکستان کی بہتری کے لیے ہو گا۔ میری ایک گزارش یہ ہے کہ ان کو آج formal directions دیں کہ اگلے اجلاس میں فنانس منسٹری ہمیں بریف کرے بلکہ ایک لسٹ ہے، جو اس ایوان نے سفارشات بھیجی ہیں، ان کے سامنے یہ لکھیں approved, adopted, implemented etc., اور کیا reject کیا ہے اور کیوں reject کیا ہے۔ Otherwise it is a contempt of this House. ایک اور چیز۔ مہربانی کر کے ریکارڈ پر یہ فرما دیں، ڈائریکشن دے دیں۔ دوسرے یہ کہ پاکستان کے سسٹم میں it is not a new thing year after year, there is what we call ways and means limit ہم چاروں صوبوں کو دیتے ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ، سٹیٹ بینک کی consultation کے ساتھ ان کے اخراجات کے چھ ہفتوں کے پیسوں کا overdraft fix ہو جاتا ہے۔ For the last couple of years بڑی اچھی بات ہے اگر ڈسپلن کیا جا رہا ہے کہ overdraft کو cross نہیں ہونے دینا چاہیے۔ ڈسپلن کی بات ہے لیکن چھ وہ ہفتے ہیں، وہ amount نہیں ہیں۔ اگر اس سال تنخواہیں بیس فیصد بڑھی ہیں، الاؤنسز بڑھے ہیں، پینشنز بڑھی ہیں تو جولائی میں automatically without asking the provinces, Federal Government should have in consultation with the State Bank set the new parameters according to the budgets announced by all the four provinces. وہ لیٹر پنجاب کی طرف سے بھی جا چکا ہے، مجھے پتا چلا ہے۔ دوسرے صوبوں نے بھی لکھا ہے لیکن فنانس منسٹر صاحب غائب ہیں۔ ان کو یہاں ایک دن آنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔ وہ ایک foreign country کے ڈپٹی سیکرٹری کے پاس چوبیس گھنٹے available ہوتے ہیں اور ہر وقت وہ ان کی خدمت کے لیے موجود ہوتے ہیں، چاہے واشنگٹن جانا پڑے۔ یہ بھی ہاؤس ہے۔ اس کی وہ تکریم کریں۔ اس کا کوئی لحاظ کریں اور اس سیشن میں تو Minister of State بھی نہیں آئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اور وہ خود سینیٹر بھی ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں honestly کہہ رہا ہوں میں کوئی biased یا for the sake of opposition یہ بات نہیں کر رہا۔ یہ اس ہاؤس کی contempt ہے۔ وہ خود اس کا حصہ ہیں۔ ان کو چاہیے کہ وہ ان دونوں issues کو حل کریں۔ اگر وہ خود نہیں آسکتے تو کم از کم اپنے جو ساتھی ہیں، there is a good news پتا نہیں، گورنمنٹ اچھی خبریں نہیں سناتی، میری

اطلاع کے مطابق ان کے اکاؤنٹ میں CSF کے ایک سو ملین ڈالر کل رات hit ہو چکے ہیں۔ میرا خیال ہے آج اسی لیے prorogue کر کے عیاشی، چھٹی منانا چاہتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: پروفیسر صاحب۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: ہمارے فاضل شاہ صاحب نے بات کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں جب کل بات کر رہا تھا تو اس وقت یہ تشریف فرما نہیں تھے۔ میری درخواست ہو گی کہ اگر میری پوری تقریر کی سی ڈی بنا کر ان کو دے دی جائے تو وہ اسے سن لیں گے۔ میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ though it is not my subject لیکن یہ کارگو کی بات ہو رہی ہے تو سیکشن ۴ میں لکھا ہے lethal items such as arms and ammunition and any hazardous, dangerous material defined as the applicable loss, therefore, sir, کوئی arms and ammunition کی اجازت نہیں دی جا رہی اور ایک سیکشن بڑا اچھا لکھا ہے اور وہ یہ ہے Pakistan may refuse to issue many authorizations for transit under this MOU or may cancel or suspend any authorization for transit under this MOU if Pakistan has determined that the transit of USA Cargo is not consistent to this MOU. جو میرے پاس تھوڑی بہت معلومات ہیں، وہ میں عرض کر دوں کیونکہ یہ میرا subject نہیں ہے۔ میرا خیال ہے اگلے اجلاس میں let Minister for Defence or Minister for Foreign Affairs speak on this subject جو میرے پاس information ہے though I have not gone through it جو میرے پاس ہے، وہ میں نے آپ کو بتا دی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مشاہد صاحب! آپ کا version، ڈار صاحب نے، شاہ صاحب نے، حمزہ صاحب نے پیش کر دیا ہے۔ ایک منٹ مولانا صاحب۔ مشاہد صاحب! after مولانا صاحب آپ بات کریں۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: شکریہ جناب چیئرمین! مجھے افسوس ہے کہ میں اور آپ بڑے مشکل دنوں میں بھی ایک ساتھ رہے ہیں۔ میں نے سب سے پہلے بٹن دبایا تھا لیکن آپ یہاں توجہ بھی نہیں فرما رہے تھے۔ میں ملک صاحب کے اس حوصلے اور ہمت کی داد دوں گا کہ وہ مشکل حالات اور مشکل مسائل کو اپنے جذباتی اور منظم جملوں کے ساتھ بڑے اچھے انداز سے گزار لیتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: نہ آپ سنیں، نہ ملک صاحب سنیں۔ ملک صاحب سے بھی قدیمی شناسائی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ اتنا سطحی نہیں ہے جیسا کہ یہاں اس ایوان میں اس پر بحث ہو رہی ہے۔ یہ بہت ہی سنجیدہ مسئلہ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ نیٹو ۱۹۴۹ میں بنی تھی اور اس کا ہدف سویت یونین اور مارکسزم تھا۔ ۱۹۹۱ء میں سویت یونین منتشر ہوا۔ اس نیٹو کو برقرار رکھنے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہی لیکن اس زمانے کے برطانیہ کے وزیر اعظم نے کہا تھا کہ نیٹو کا اتحاد برقرار رہے گا۔ وارسا، سیٹو اور سینٹو ختم ہو جائیں گے۔ یہ اتحاد اس لیے برقرار رہے گا کہ مشرق میں مذہبی انتہا پسندی کا خطرہ اب بھی موجود ہے۔ آپ حضرات کو پتا ہے کہ ۲۰۰۲ء میں پراگ میں ہونے والے اس کے سالانہ اجلاس نے نیا ہدف دیا اور نئے ہدف میں Rhode Peter کے جو نقشے شائع ہوئے ہیں اور وہ پینٹاگان کے عسکری جریدے میں شائع ہوئے ہیں، یہ کوئی ایسے ویسے جریدے میں بھی شائع نہیں ہوئے اور اس مضمون میں جو Rhode Peter کا اس میں تھا۔

(مداخلت)

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: ڈار صاحب! بڑا افسوس ہے۔ آپ ہمارے لیڈر ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مولانا صاحب! آپ نیٹو کے بیک گراؤنڈ کو بیان کر رہے ہیں۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: اس میں کوئی سطحی بات نہیں ہے۔ اس Rhode Peter کے مضمون میں خونی سرحدیں تھیں اور خونی سرحدوں کا معنی یہ ہے کہ خون سے جو سرحدیں نکالی جائیں گی۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہم coalition support fund بھی لیں اور ہم کہیں کہ ہم ملک کو امن بھی دے سکتے ہیں۔ آپ کیسے امن دیں گے؟ Coalition support fund کا معنی کیا ہے؟ یعنی کرایہ، خدمت، خدمت کی اجرت۔ آپ اجرت پر دوسروں کی خدمت کریں اور وہ اجرت انسانوں کا خون بہانے پر لیں اور پھر کہیں کہ ہم اس ملک میں امن لائیں گے۔ آپ کیسے امن لائیں گے؟ ملک صاحب نے ہمیں جو اعداد و شمار بتائے کہ اعداد و شمار کے لحاظ سے بلوچستان کے نقصانات کے اعداد و شمار دوسرے صوبوں سے کم ہیں لیکن زیادہ propagate بلوچستان ہو رہا ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ اس کے ساتھ سمندر ہے اور اس کے ساحل سمندر سے لے کر مقامی ہیڈ کوارٹر تک محفوظ راستے رسد

اور تجارت کے لیے ضروری ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنی سطحی باتیں نہیں ہیں۔ ہمیں انتہائی سنجید گی سے اس پر غور کرنا چاہیے۔ آپ کو معلوم ہے کہ کیری لوگر بل میں اور بھی فنڈز ہیں جو ہم لے رہے ہیں اور ہمیں ان کا بھی لینے کا ارادہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ مولانا صاحب۔ بڑی نوازش۔ جس طرح آپ نے شروع کیا ہے، یہ بہت بڑی بحث ہے۔ اس کے لیے دو دن چاہئیں۔ انشاء اللہ آئندہ منسٹر صاحب اور متعلقہ لوگوں کو زحمت دیں گے کہ وہ اس بحث کا حصہ بنیں۔ اگر کوئی particular بات، خاص بات جو آپ سمجھتے ہیں کہ اس وقت ضروری ہے۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: پتا نہیں آپ ناراض کیوں ہو گئے ہیں۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ ہماری ایک ہوس ہو سکتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جو رویہ تم دوسروں سے چاہو، پہلے وہی رویہ دوسروں کے ساتھ خود اپناؤ۔ ہمسایہ ملکوں میں جہاں بھی نقصان ہوتا ہے، اس کا کھرا پاکستان آتا ہے اور پاکستان اس کھرے کو اپنے گھر سے باہر نہیں نکال سکتا۔ جب تک آپ اس عمل کو بند نہیں کریں گے، دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑانا نہیں چھوڑیں گے، اس وقت تک آپ اس ملک کو بچا نہیں سکتے۔ لہٰذا مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ عمل کب چھوڑا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: خان صاحب! آپ یک شعر پر ختم کر دیں پلیز۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: سنجیدہ سی بات ہے۔ میں ایک آدھ بات کروں گا۔ لکھی ہوئی تو بہت ساری ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں جی بات سنیں۔ حاجی صاحب آپ کو ایک بات بتاؤں۔ بات یہ ہے کہ اس پر ڈیبیٹ تو ختم ہو چکی ہے۔ جی۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: شکریہ۔ چیئرمین صاحب! یہ اتنا اہم ایشو ہے جس پر ملک صاحب نے کئی گھنٹے تقریر کی ہے اور لوگوں نے سنی بھی ہے اور وہ چاہتے بھی ہیں کہ اس کی تعریف کی جائے۔ لوگوں نے تعریف بھی کی ہے۔ مجھ سے بھی وہ چاہتے ہیں کہ میں اس کی تعریف کروں۔ میں بھی ضرور کرتا ہوں۔ میں تعریف بھی کرنا چاہتا ہوں اور ایک پوائنٹ ضرور سامنے رکھوں گا۔ تعریف یہ ہے کہ بڑی شاندار تقریر تھی، محنت بھی انہوں نے کی اور وہ خود بھی شاید یہی سمجھ رہے تھے کہ کوئی برٹرینڈرسل تقریر کر رہا ہے یا ونسٹن چرچل تقریر کر رہا ہے یا مارٹر لوتھر کنگ تقریر کر رہا ہے یا ابراہم لنکن تقریر کر رہا

ہے۔ بہر حال ان کو مبارک ہو۔ انہوں نے بڑی اچھی تقریر کی ہے۔ میں انتہائی سنجیدہ بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی تقریر میں بہت ساری باتیں تھیں۔ اب میں اس کا جواب تو نہیں دے سکتا۔ آپ مجھے اتنا ٹائم نہیں دیں گے۔ میں موٹی اور بنیادی بات کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کا مسئلہ سیاسی مسئلہ ہے۔ اس پر جتنی مرضی تقریریں کر لیں کہ FC نے یہ کیا، پولیس کم یا زیادہ ہے، 46 Ferrari camps ہیں، ہم یہ ساری باتیں ساڑھے چار سال سے سن رہے ہیں۔ اگر 46 Ferrari camps ہیں تو آپ ساڑھے چار سال بعد یہ اطلاع دینے آ گئے ہیں، آپ کو یہ ختم کرنے چاہیے تھے۔ کیوں ختم نہیں کیے؟ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ سیاسی مسئلہ تب ہی حل ہوتا ہے جب سیاسی مصلحتوں سے بالا تر ہو کر اقدام کرتے ہیں۔ ایک طرف اقتدار ہوتا ہے اور دوسری طرف ملک ہوتا ہے، فیصلہ یہ کرنا ہے کہ آپ کو ملک چاہیے یا اقتدار چاہیے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کراچی میں target killing کیوں بند نہیں ہوئی، اس لیے کہ آپ کو اقتدار عزیز ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ target killing کرنے والے کون ہیں اور کہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن آپ کوئی action نہیں لیتے۔ میں نے اس دن بھی آپ کی تقریر سنی کہ آپ نے کہا کہ میں target killing کی اجازت نہیں دوں گا یعنی کہ ساڑھے چار سال اجازت دی ہوئی تھی۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: خان صاحب، thank you very much. خان صاحب، میں آپ کو ایک بات بتاؤں چونکہ آج ہم prorogue کر رہے ہیں۔ تین دن سے یہاں پر بحث ہو رہی ہے، آج وزیر صاحب نے wind up کرنا تھا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: انہوں نے تو wind up کرنا تھا۔ He was supposed to wind up today. آپ کو تین دن ملے، آپ نے بات نہیں کی۔

(مداخلت)

سینیٹر مشاہد اللہ خان: اگر میں کوئی irrelevant بات کروں تو آپ کہیے گا۔

Mr. Acting Chairman: Ok.

سینیٹر مشاہد اللہ خان: بلوچستان کے مسئلے کا crux یہ ہے، اللہ جانے آج کل جتنی بھی armies بنی ہوئی، ملک صاحب نے بھی اپنی تقریر میں وہاں پر آٹھ، دس کا ذکر کیا ہے۔ یہ سارا کام اکبر

بگٹی کے قتل کے بعد شروع ہوا ہے۔ انہوں نے اس پر بھی بات کی اور کہا کہ میں نے پرویز مشرف کے حوالے سے Interpol کو خط لکھ دیا ہے کہ اس کو پکڑ کر لاؤ۔ میں نے جو بات کی کہ ایک طرف اقتدار ہے دوسری طرف ملک ہے۔ ادھر خط لکھ دیا ہے، اسی FIR میں جام یوسف صاحب کا نام ہے، ان کو Housing Minister بنا دیا ہے۔ اصل میں یہ وجہ ہے جو بلوچستان کا مسئلہ حل نہیں ہو رہا کہ ایک ہی FIR میں لوگوں کے نام ہیں، ایک کے لیے Interpol کو خط لکھا، دوسرے کو Housing Minister بنا دیا، اس کا مطلب یہ ہے آپ کو اقتدار چاہیے، بلوچستان کا مسئلہ حل نہیں کرنا۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس کو court نے bail دی ہے۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: دیکھیں ایسی بات نہ کریں، آپ کو سب پتا ہے۔ Court نے bail دی، آپ غریب آدمی تو اقتدار کے چکر میں نہ پڑیں، انہیں پڑنے دیں۔ آپ کیوں اقتدار کے گورکھ دھندے میں پڑ رہے ہیں؟ آپ کو پتا نہیں ہے کہ اگر نام غلط بھی ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا جام یوسف کا نام صحیح ہے لیکن FIR میں جام یوسف کا نام ہے، آپ نے وزیر بنا لیا تو بلوچستان کا مسئلہ کیسے حل کریں گے مجھے بتائیں؟ اس کے لیے آپ Interpol کو خط لکھ رہے ہیں۔ یہ بات کوئی match کرتی ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: اب تو بات ختم ہو گئی۔ .Thanks a lot بادینی صاحب۔

سینیٹر ولی محمد بادینی: سب سے پہلے میں ملک صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم نے ان کی بہت سی briefings سنی ہیں، اس مرتبہ بالکل مختلف بات ہے۔ شاید ان کو صحیح معلومات مل گئی ہیں اس لیے باتوں میں کافی change آئی ہے۔ ان سے میری ایک گزارش ہے کہ مہربانی کر کے operation والی بات چھوڑیں کیونکہ بلوچستان کے حالات جتنے بھی خراب ہوئے ہیں، operations کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ بلوچستان نے چار، پانچ operations بھگتائے ہیں، مزید اگر operation کریں گے تو بلوچستان کو پھر خود الگ کر رہے ہیں کیونکہ operation سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ جیسا کہ میرے بھائی نے کہا ہے کہ یہ سیاسی مسئلہ ہے، اس کو سیاسی طریقے سے حل کریں۔ میرا یہ مشورہ ہے کہ یہ کام نہ کریں کیونکہ اس سے مزید خرابی پیدا ہو گی۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب قائد حزب اختلاف نے House کی recommendations جو senate کی طرف سے finance کو گئی ہیں، اس پر بات کی ہے۔اس سلسلے میں یہ ہے میں *Sahib* Finance Minister سے بات کرتا ہوں، ان کی list منگوا لیتے ہیں اور یہاں پر بات ہو جائے

گی۔ ان کا 2nd point relates to the Finance وہ بھی کر لیا جائے گا۔ میں ان کا اور تمام ممبران کا جنہوں نے بحث میں حصہ لیا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں ملک صاحب کا بھی بطور قائد ایوان بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے clarity کے ساتھ جو facts تھے، وہ پیش کیے اور یہ پیشکش بھی کی کہ House جب بھی چاہے وہ in camera briefing دینے کے لیے تیار ہیں۔ میں آپ کا، ان کا اور سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی بات conclude کرتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Now, I will read out the prorogation order received from the President:

> "In exercise of the powers conferred by Article 54 (1) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, hereby, prorogue the Senate session on conclusion of its business on 3rd August, 2012."

Sd/-

(Asif Ali Zardari)

President,

Islamic Republic of Pakistan

[The House was then prorogued sine die]